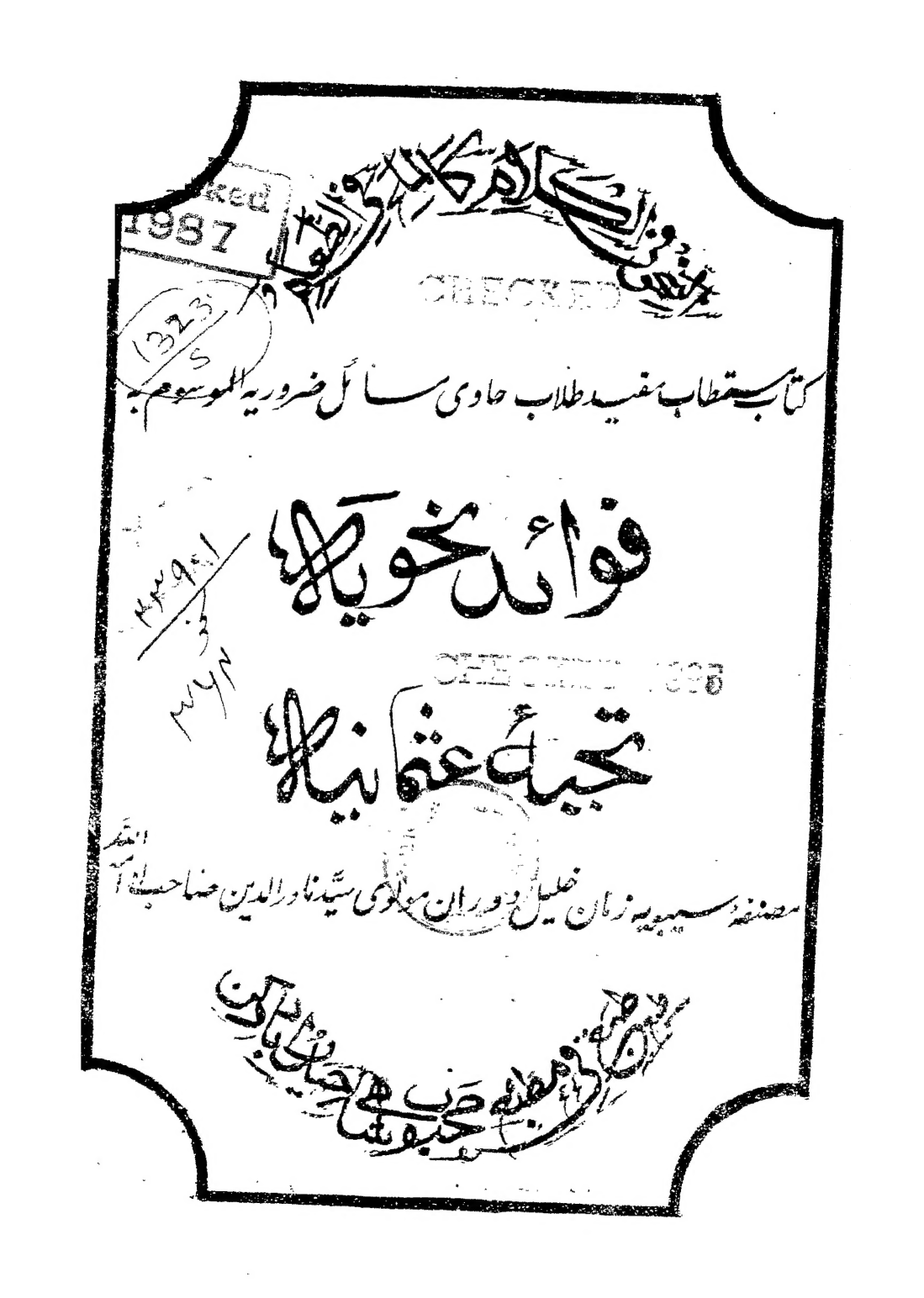

النحو في الكلام كالملح في الطعام

CHECKED
1987
1323
S

کتاب مستطاب مفید طلاب حاوی مسائل ضروریہ الموسوم بہ

فوائد نحویہ

CHECKED 1998

تحفۂ عثمانیہ

مصنفہ سیبویہ زمان خلیل دوران مولوی سید نادر الدین صاحب ادام اللہ

طبع فی مطبع محبوب شاہی حیدرآباد دکن

مضمون	صفحہ
دیباچہ	
بحث عوامل و تقسیم عامل	۱
تقسیم عامل بلحاظ عمل	۲
تقسیم عامل لفظی	″
حروف عاملہ کی تقسیم	۵
حروف جر	″
حروف شبہ بالفعل	۴۱
حروف ناصب فعل	۴۹
حروف جازم	۵۷
حروف ناصب اسم	۶۴
حروف ندا	۶۸
اسمائے جازم فعل	۷۰
اسمائے مکرہ ناصب اسم	۷۲
اسمائے افعال	۷۹
افعال ناقصہ	۸۳
افعال مقاربہ	۸۹
افعال شک و یقین	۹۳
افعال مدح و ذم	۹۶
عوامل قیاسی	۱۰۰
عوامل معنوی	۱۱۳
حروف عطف وغیرہ	۱۱۵

تقریظ من علا علی اعلی سنام اعلام علوم الادب ولسان العرب السید علی بن ابی الحسن الموسوی الشوستری سلطان العلماء سناد الملک لازالت الاقلام خادمة لخواطره والاسماع ناظمة لجواهره

نحونا اللهم نحو حمدک بنحو من الشکر فنحانا عن احتوائه نحوا من الزمان الفکر بنحو من ینحو الی الملام

بانه انی لک هذا وانت مستغرق فیما تحمد من النعم ففی القدرة علی الحمد نعم لا تعد فی الکیف والکم

فکم من حامد بالحمد منعم فاین الحمد علی النعم للمنعم الا العجز والفشل والخجل عن ادائه والکسل فعلی

ما لا یدرک کله لا یترک کله فالحمد له کما هو اهله والصلوة والسلام علی من اعرب الحق بلغة العرب

فاعرابها ببرکاته استبب وعلی آله عمال مناصب الامامة ومناصب اعمال الفخامة والکرامة

وصحبه الجازمین لصدقه من ساکنی تهامة الرافعین الویة النصر لمن اظلته الغمامة

وبعد فلما رأیت العوامل التی جمعها مفرد العلماء الفحول ونادر الفضلاء فی المعقول والمنقول

فخر الاحباب والمحبین المولی السید نادر الدین قرأتها نادرة المصنفات فی النحو مفردة

المؤلفات فیه بحث لا یلیق فیها الاثبات والمحو ولما کانت العوامل هذه بلسان الهند

فعاد هذا التعبیر بسبق تقریره کالفرند فقلت لاشباه هذا فلیحرر الکاملون ولکتابه تلوت

فلتمثل ہذا فلیعمل العاملون - ہذا واذا ادخلوا ہذا الکتاب فی المدارس لتفہیم کل محصّلٍ طالبٍ ممارس - فعندی انہ نافع للطُلّاب - وواقع فی اللباب - لان الکتاب فی لسانہم بما لامزید علیہ فی الباب - لایُستشکل تناول ماقربہا لہم - وادناہا منہم وسہّلہا علیہم - واتحفہا الیہم وان انتظمت العوامل بالنظم المنیع - فیعود واقع فی القلوب لمن القی السمع - وارادالجمع -

تقریظ لطیف و بیان شریف مفتی ریاست نظامیہ محکمۂ علیہ مجلس عدالت العالیہ عالیجناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب دامت برکاتہ وعمت فیوضاتہ

مین نے اس رسالہ کے اکثر مقامات مطالعہ کئے ہین نہایت عمدہ اور بہت مفید رسالہ ہے مصنف سلمہ اللہ تعالےٰ نے ایسے مسائل بھی اس مین داخل فرمائے ہین جو درحقیقت بہت ضروری ہین اور اکثر رسائل مروجہ نحویہ اون سے خالی ہین یہہ رسالہ اس قابل ہے کہ مدارس سرکاری مین طلبہ کو پڑہایا جائے یقین ہے

طلبہ کو اس رسالہ کے پڑھنے سے علم نحو میں کمال بصیرت حاصل ہوگی ۔

تقریظ موجز و تقریر معجز فاضل اجل عالم اکمل عالیجناب مولانا ملا عبد القیوم صاحب سابق اول تعلقدار ملک سرکار نظام ادام اللہ برکاتہ وعم فیوضاتہ

فوائد نحویہ مولانا المولوی نادر الدین صاحب بیشک مفید و ہر طالب اس سے مستفید ہو سکتا ہے یہ تحفہ عثمانی جیسا کہ جامع ہے اگر تجویز ناظم صاحب تعلیمات جو نقاد علوم و قدر شناس ارباب فہوم ہیں داخل درس ہو تو غیر مانع بھی ہو بہر حال یہ نادرۂ روزگار جو نتیجہ افکار نادر العلمائے ہے اگر منظور انظار شاہزادۂ عالمیان بھی ہو اور مولانا کی قدر شناسی بصلہ و جائزہ کافی ہو تو باعث حوصلہ افزائی ہے خدائے تعالےٰ چونکہ کسیکے عمل و اجر کو ضائع نہیں فرماتا ان اللہ لا یضیع عمل عامل و لا یضیع اجر المحسنین ۔ مولانا کہ اس عمل صالح و اجر کو دارین میں ضایع نفرماوے اور اسیطرح مولانا کے محسنین کے عمل و اجر کے ساتھ عمل ہو

تقریظ منیف مستغنی از تعریف عالم عامل و فاضل کامل عالیجناب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب صدر مدرس عربی مدرسہ سٹی ہائی اسکول تہرگٹی بلدہ حیدرآباد ادام افضالہ و نوالہ

راقم ہیچمدان نے اس رسالہ کے متعدد مباحث دیکھے اور اونکو مطالعہ کیا بیشک یہ رسالہ اپنی وضع و ترتیب مین جدید و طلبہ مدارس تعلیمات کو بہت نافع و مفید ہے مصنف علام نے بعض بعض تحقیقات اس مین نہایت سہولیت و صفائی سے ایسے بیان کی ہین جو اکثر مروجہ رسائل نحو مین مرقوم نہین ہین جزاہ اللہ تعالے عنا و عن کل من لہ المام بالعربیۃ آمین برسولہ الامین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اوس رافع سما و مبنی کنندہ زمین کو سزاوار ہے
کہ جس نے خیمہ آسمان کو بے ستون نصب کیا ہے اور بناء زمین کو
ساکن اور افلاک سیارہ کو گرد مرکز متحرک اور سبع سیارہ کو بمجرا جوار
مجرو راور امہات کی تولید موالید کو آباء علوی کے عمل پر موقوف
اور نوع انسان کو بتعلیم اسماء ہر مافی الضمیر کا معرب - اور درود نامتناہی
ہو اوس برگزیدۂ مخلوقات پر جس نے حق کو مرفوع اور باطل کو منخفض کیا
اور فعل شرک کو بلا ولم منفی - اور ہزار ہزار رحمت ہو کلمۂ حق کے
اون رافعین پر جنہون نے قلوب مومنین مین لوائے شریعت غرا کو

منصوب کیا - بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے خادم علم سید نادر الدین
(جو ایک عرصہ سے بلدۂ حیدرآباد مین بخدمت علم مصروف ہے) کہ ایک
مدت سے میرے دل مین یہ خیال تہا کہ ہرچند علم نحو مین بہت سے کتب
مدون ہین و بحلی محامد ملوک زمان محلی لیکن اردو زبان مین ایک جامع کتاب
بنام آفتاب درخشان جاہ و جلال و ماہ افروز زندۂ کمال حسن و حسن کمال
سکندر صولت سما مکان نواب ہمایون **میر عثمان علیخان** لازال ایام
دولۃ عالیۃ وقیمۃ العلم من آثار تربیتہ غالیۃ مفید عام تالیف کی جائے
کہ جس سے ہر طالب علم پورے طور پر مستفید ہو سکے - ناگاہ ملہم غیب نے
بشارت دی کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست او سوقت قلم برداشتا
چند اجزاء تہوڑے ہی عرصہ مین بتائید ایزد منان (باوجود کوئی کتاب
فن نہونے کے) باقبال روز افزون دارائے جہان عالم غیب سے

عرصۂ ظہور مین آئے جو ضروری قواعد پر مشتمل و بلحاظ عبارت غیر مخل لکن
یہہ عروس فکر نقاب حجاب سے اوسوقت تک سر اوٹھا نہین سکتی
جب تک بالتفات جہان بان دارائے زمان اوسکا حسن دوبالا نہو
لہذا اس رسالہ کا نام **فوائد نحویہ** تحیہ عثمانیہ رکھا گیا تاکہ منظور نظر اوس
روز افزون جاہ و جلال ہو کر مرکوز خاطر ہر طالب کمال ہو خداوند جہان
بحرمت نبی و آل اوان نونہال بوستان حکومت و سلطنت سرمدی
ابداً مامون و محفوظ دارد آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحث عوامل

(تعریف عامل) عامل وہ لفظ یا معنی ہے جسکی وجہ سے اسم یا فعل کے آخر مین کوئی جدید حالت (جیسے رفع نصب جر جزم) پیدا ہو (مثال) جاءنی زید۔ ورایت زیدا۔ مررت بزید۔ ولم یضرب۔ ولن یضرب امثلہ مذکورہ مین جاء نے اور رایت اور با اور لم اور لن عامل واقع ہوئے ہین۔

تقسیم عامل

عامل دو قسم پر ہے۔ لفظی اور معنوی۔ عامل لفظی وہ کلمہ ہے جسکا

تلفظ ممکن ہو - اور معنوی وہ وصف کلمہ ہے جو تلفظ مین نہ آسکے لیکن سمجھا جائے جیسے یضرب کی تجرید عوامل لفظی سے یعنی ضرب مین عامل ہے

تقسیم عامل بلحاظ عمل

عامل بلحاظ عمل دو قسم پر ہے سماعی اور قیاسی - سماعی وہ ہے جسکا عمل صرف سماعت پر موقوف ہو - اور قیاسی وہ جسکا عمل کس قاعدہ مبنی ہو جیسے فعل متعدی کا فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دینا مثل ضرب زیدٌ عمرًا

بلحاظ دلالت عامل لفظی کی تقسیم

عامل لفظی تین قسم پر ہے - اسم و فعل و حرف - اسم وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے کسی دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی بتلائے کہ وہ معنی قینون مانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتھہ تعلق نہ رکھتا ہو - اور فعل وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی بتلائے کہ

وہ تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتھہ تعلق رکھتا ہو۔ اور حرف کلیہ ہے کہ جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے معنی نہ بتلائے۔

علامات اسم

غالباً علامات اسم گیارہ ہین شروع مین الف لام ہو (جیسے الحمد) یا حرف جر ہو۔ (جیسے زید) یا آخر مین ن ہو (جیسے زیدٌ) یا مصغر ہو (جیسے قریش) یا منسوب ہو (جیسے بغدادی یا مسند الیہ ہو (جیسے زیدٌ قائم) یا مثنی ہو (جیسے رجلان) یا جمع ہو (جیسے رجال) یا مضاف ہو (جیسے غلام زید) یا موصوف ہو (جیسے رجلٌ عالمٌ) یا آخر مین تائے متحرکہ ہو (جیسے ضاربۃ) الغرض ان علامات سے ایک علامت بھی جس کلمہ مین موجود ہوگی وہ اسم سمجھا جائیگا۔

علامات فعل

غالباً علامات فعل آٹھہ ہین اوّل امین قد ہو (جیسے قد ضرب) یا سین ہو (جیسے سیضرب) یا سوف ہو (جیسے سوف یضرب) یا حرف جزم ہو (جیسے لم یضر) یا اوس کے آخر ضمیر مرفوع متصل ہو (جیسے ضربت) یا تا ساکن ہو (جیسے ضربْت) یا صیغہ امر ہو (جیسے اضرب) یا نہی ہو (لا تضرب) الغرض ان علامات مین سے جس کلمہ مین ایک علامت بہی موجود ہو وہ فعل سمجہا جائیگا۔

علامت حرف

جس کلمہ مین علامات فعل یا اسم سے کوئی بہی علامت نہو وہ حرف ہوگا (جیسے من والی وغیرہ)

حروف عاملہ کی بحث جنہین حروف معانی بھی کہتے ہین

حروف عاملہ عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہین بعض وہ ہین جنکا ایک ہی عمل ہے اور بعض وہ کہ جنکے دو عمل ہین مثلاً فعل و اسم - اور اُن حروف عاملہ سے جنکا ایک ہی عمل ہے حروف جر ہین جنکی تعداد (۱۷) ہے

(۱) با - (۲) تا - (۳) کاف - (۴) لام - (۵) واو قسم - (۶) مذ - (۷) منذ - (۸) خلا - (۹) رُبّ - (۱۰) حاشا - (۱۱) مِن - (۱۲) عدا - (۱۳) فی - (۱۴) عن - (۱۵) علی - (۱۶) حتی - (۱۷) الی - یہہ حروف اسم پر داخل ہوکر اوس کے آخر مین حالت جری لفظاً یا تقدیراً یا حکماً پیدا کرتے ہین اور ان حروف کا عمل اُنکے معمول کیطرح ایک ہی ہوتا ہے لیکن اِن حروف مین سے ہر ایک بہت سے معانی کے لئے آتا ہے مثلاً با غالباً آٹھہ معنون مین مستعمل ہوتا ہے - (۱) استعانت - (۲) زیادت - (۳) الصاق - (۴) ظرفیہ - (۵) قسم - (۶) تصاحب - (۷) تقابل - (۸) تعدیہ - استعانت

(جیسے کتبت بالقلم) (ت) مین نے قلم کی مدد سے لکھا ہے۔

زائد (ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (ت) اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالو یعنی ہلاکت مین مت پڑو اس مثال مین با زاید ہے یعنی اگر با نہ ہی ہو تو بہی آیت مذکورہ کے یہی معنی ہونگے یہان حرف با کسی جدید معنی کا مفید نہین جیسے ہل زیدٌ بقائم و زید لیس بقائم۔

الصاق (جیسے مررت بزید) (ت) زید کے پاس سے میرا مرور ہوا اس مثال مین با معنی الصاق کا مفید ہے (جیسے بہ داغ مین (ت) اوسے در و لاحق ہے۔

ظرفیۃ (جیسے جلست بالمسجد و بالسوق) (ت) مین مسجد یا بازار مین بیٹہا تہا اس مثال مین با اس امر کا مفید ہے کہ مسجد یا بازار جلوس کا ظرف (جگہہ یا مقام) ہے

قسم (جیسے باللہ لافعلنّ گذرت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا
اس مثال مین با اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ مقسم بہ ہے۔

تصاحب یعنی وہ با جو مع کے معنی بتلائے (جیسے اشتریت الفرس
بسرجہ) (ت) مینے گھوڑا مع زین خریدا۔

تقابل یعنی اوسپر دلالت کرتا ہی کہ میرا مجرور کسی شئی کا عوض ہے
(جیسے اشتریت الثوب بعشرۃ دراہم) (ب) اس کپڑے کو
مین نے دس درہم کے عوض خریدا ہے۔

تعدیہ یعنی جو فعل پہلے سے بالکل لازم ہو یا وہ فعل جو متعدی بیک مفعول
ہو یا بدو مفعول ہو تو اوسکو یہ با صرف متعدی یا متعدی بدو مفعول
یا بسہ مفعول بنا دیتا ہے (جیسے ذہبت بزید) (ت) زید کو لیگیا یہان
با کے ذہبت کے معنی صرف جانیکے تہے اور با سے ساتھہ لیجانیکے معنی ہوگئے جو متعدی

(جیسے ذہب اللہ بنورہم) (ت) اللہ انکا نور لیگیا ان معانی کے
سوا اور معانی کے لئے بھی یہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے سببیت
تفدیہ۔ تجرید۔ استعطاف۔

سببیت (جیسے فکلاً اخذنا بذنبہ) (ت) ہم نے گناہون کے سبب سے
ہر ایک کی گرفت کی۔

تفدیہ۔ (جیسے بابی انت وامی) (ت) میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون

تجرید۔ یعنی عن کے معنون مین بھی یہ استعمل ہوتا ہے (جیسے فاسئل
بہ خبیرا) ای عنہ (ت) کسی واقف کار سے اسکی نسبت پوچھہ۔

استعطاف (جیسے ارحم بزید) (ت) زید پر نظر مہربانی کر برائے زاید کی
تفصیل یہ ہے کہ مبتدا پر بھی داخل ہوتا ہے (جیسے بحسبک درہم)
(ت) تجھے ایک درہم کافی ہے اور مفعول پر بھی جسکی مثال اوپر آچکی

اور فاعل پر (جیسے کفیٰ باللہ شہیدا) (ت) اللہ کافی شاہد ہے۔

تا

تا قسم کے لئے خاص ہے اور لفظ اللہ پر ہی داخل ہوتا ہے اور اوسکا فعل قسم ہمیشہ محذوف رہتا ہے (جیسے تاللہ لافعلن کذا) (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا۔ بخلاف بائے قسمیہ کے کہ اُسکا فعل قسم کبھی محذوف اور کبھی مذکور ہوتا ہے (جیسے اقسم باللہ)

کاف

کاف سات معنوں کے لئے لایا جاتا ہے۔ تشبیہ۔ استعلا۔ قرآن مثل۔ زاید تاکیدی۔ وغیر تاکیدی۔ تعلیل۔

تشبیہ۔ (جیسے زید کالاسد) (ت) زید شیر کا سا ہے۔

استعلا۔ (جیسے کیف اصبحت) کے جواب میں کخیر ای اصبحت علی خیر

(ت) شب بخیر گذری۔

قرآن۔ (جیسے آیتک کما طلع الشمس) (ت) مین سورج نکلتے ہی آوگا یعنی طلوع آفتاب اور میرا آنا دونو ہم مقارن ہونگے۔ اس مثال مین کما کا کاف بتلاتا ہے کہ دونون جملون کا مضمون ہم مقارن ہے۔

تعلیل۔ (جیسے فاذکروہ کما ہداکم) ای لہدایتہ ایاکم (ت) اللہ کی یاد کرو بسبب اوسکے ہدایت کے جو اوس نے تمہین کی ہے اس مثال مین کاف لام کیطرح معنی تعلیل کا مفید ہے اور بتلاتا ہے کہ اوسکا ما بعد ماقبل کی علت ہے۔

مثل۔ (جیسے یضحکن عن کالبرد المنہم) وہ گداختہ برف کے سے دانتون سے ہنس رہی ہین۔ چونکہ یہ کاف اسم ہے اور اسکو

معنی مثل کے ہین اس لئے اسپر عن داخل ہوا ہے برو منہم دانتون سے

کنایہ ہے۔

زاید (برای تاکید) (جیسے لیس کمثلہ شئے) (ت) اوسکی نظیر کی

بہی نظیر نہین ہے۔

زاید (بغیر تاکید) (جیسے قالوا کذا) (ت) اونہون نے یون کہا

کیونکہ مقولہ قول صرف ذا کا مشار الیہ ہے کاف کو اوس مین

کوئی دخل نہین صرف حسن لفظ کے لئے زاید کر دیا گیا ہے

مبرد کے سوا اورون کی یہ رائے ہی کہ کاف اسم ظاہر ہی پر

داخل ہوتا ہے نہ ضمیر پر پس (کہ) اور (کہا) نہ کہا جائیگا

لیکن اسپر اتفاق ہے کہ جب (انَّ) مشدد پر کاف آئے تو

کاف اور انَّ (مشدد) کے درمیان لفظ ما ضرور فاصل لایا جائیگا

تاکہ کائن مشدد سے مشتبہ نہو اور اسوقت کاف عامل نرہیگا لہذا اس لفظ ما کو کافہ عن العمل (یعنی روکنے والا عمل سے) کہا جاتا ہے اور کما ان پڑھا جائیگا۔

لام

لام کے بھی بہت سے معنی ہین۔ [۱] استحقاق۔ [۲] ملک۔ [۳] اختصاص [۴] تعدیہ۔ [۵] تعلیل۔ [۶] نفع۔ [۷] بمعنی الی۔ [۸] استغاثہ۔ [۹] عاقبت۔ [۱۰] تہدید۔ [۱۱] وقت۔ [۱۲] بمعنی عن۔ [۱۳] بمعنی عند۔ [۱۴] بمعنی بعد۔ [۱۵] بمعنی فی۔ [۱۶] بمعنی من۔ [۱۷] بمعنی علی۔ [۱۸] قسم۔ [۱۹] تقویت عامل فرعی یا شبہ فعل۔ [۲۰] تعجب۔ [۲۱] زاید۔ [۲۲] بمعنی مع۔ [۲۳] تاکید۔ [۲۴] تملیک۔

[۱] استحقاق (جیسے الحمد للہ) (ت) حمد خدا ہی کو سزاوار ہے

[۲] ملک (جیسے لہم جناتٌ) (ت) باغ انہین کی ملک ہونگے۔

[۳] اختصاص (جیسے لہ ما فی السموات وما فی الارض) (ت) زمین اور

آسمان کے جملہ اشیاء خاص اوسی کے ہیں۔

تعدیہ (جیسے یغفرلکم من ذنوبکم) (ت) تمہارے گناہ بخش دیگا اگر لکم کا لام نہوتا تو یغفرذکم) کی طرف متعدی نہوسکتا۔

تعلیل۔ (جیسے ضرب للتادیب) (ت) ادب سیکھنے کے لئے زدوکوب کیا گیا۔

نفع۔ (جیسے لہا ماکسبت) (ت) اون کے کسب سے اونہیں کو نفع ہے۔

بمعنی الی۔ (جیسے وکل تجری لاجل مسمّی) (ت) ایک معین مدت تک ہر ایک جاری رہیگا۔

استغاثہ۔ (جیسے یا اللہ للمومنین) (ت) یا ای اللہ مومنین کی فریاد رسی کر۔

۹ عاقبت - (جیسے لدوالموت وابنوا للخراب) (ت) پیدائش کا انجام موت ہے اور تعمیر کا انجام خرابی -

۱۰ تہدید - (جیسے بالزید لاقتلنک) (ت) ای زید میں ضرور تجھے قتل کروں گا -

۱۱ بمعنی وقت - (جیسے المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ) (ت) مستحاضہ عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے -

۱۲ اور بعد قول کے بمعنی عن (جیسے قال الذین کفروا للذین امنوا) (ت) کہا یہ کافروں نے مومنین سے کہا یہاں للذین کا لام عن کے معنوں میں ہے -

۱۳ بمعنی عند - (جیسے لی کذا درہما) (ت) میرے پاس اتنا درہم ہیں

۱۴ بمعنی بعد - (جیسے اقیموا الصلوٰۃ لدلوک الشمس) (ت) بعد غروب کے

نماز پڑھو۔

۱۵ بمعنی فی۔ جیسے نضع الموازین القسط لیوم القیامۃ (ت) قیامت مین موازنہ ہوگا۔ پس لیوم کا لام فی کے معنی مین ہے۔

۱۶ بمعنی من۔ (جیسے فنحن لکم یوم القیامۃ افضل) (ت) ہم قیامت کے دن تم سے افضل ہونگے۔ پس لکم کا لام من کے معنی بتلاتا ہے

۱۷ بمعنی علی۔ (جیسے ویخرّون للاذقان) (ت) وہ ٹھڈی کے بل گرینگے۔ پس للاذقان کا لام بمعنی علی ہے۔

۱۸ قسم۔ کہ جس سے تعجب ہی ظاہر ہو (جیسے للہ لا یؤخر الاجل) (ت) خدا کی قسم اجل نہین ٹلیگی۔

۱۹ تقویۃ عامل فعل یا شبہ فعل (جیسے ان کنتم للرؤیا تعبرون (ت) اگر تم خوابون کی تعبیر دوگے۔ رویا کی طرف تعبرون بنفسہ متعدی ہو

للرد یا کا لام صرف عمل تعبیرون کی تقویت کا مفید ہے۔ اور (جیسے
انّ ربک فعالٌ لما یرید) (ت) تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے
اس مثال میں ما یرید کیطرف فعال بنفسہ متعدی ہے لما یرید کا لام
صرف عمل فعال کی تقویت کا فائدہ دیتا ہے۔

۲۰ تعجب (خواہ منادی پر داخل ہو یا غیر منادی پر) (جیسے یا للماء)
کیا ہی پانی ہے اور (جیسے للہ درہ شاعراً) (ت) آلہی کیا ہی
شاعر ہے۔

۲۱ زائدہ (جیسے اجار لمسلم) (ت) اوس نے مسلمان کو پناہ دی
اس مثال میں مسلم کیطرف اجار بنفسہ متعدی ہے اور لام زاید۔

۲۲ بمعنی مع (جیسے فلما تفرقنا کانی وما لکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معاً) (ت)
جب ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو باوجود مدت دراز تک

سلام رہنے کے معلوم ہوا کہ گویا میں اور مالک ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے تھے۔ لطول اجتماع کا لام مع کے معنی میں ہے۔

مفید تاکید۔ (جیسے ماکان اللہ لیطلعکم (ت) اللہ تمہیں ہرگز مطلع نہیں کریگا۔ اس مثال میں لیطلع کا لام تاکید نفی کا مفید ہے

بمعنی تملیک۔ (جیسے وہبت لزید دینارا (ت) میں زید کو ایک دینار بخش دیا۔ یہ لام جب اسم مظہر پر سوا استغاث کے داخل ہوتا ہے تو مکسور ہی ہوتا ہے اور سوائی یا متکلم کے جب ضمیر پر آتا ہے تو مفتوح ہی ہوتا ہے۔

واو قسم

واو قسم اسم ظاہر ہی کے ساتھ خاص ہے (جیسے والسماء والزیتون (ت) آسمان اور زیتون کی قسم اور واؤ کا جواب قسم گا ہے سوال ہی

ہوتا ہے (جیسے واللہ اخبرنی (ت) خدا کی قسم مجھے خبر دے اور اسکا فعل
قسم تا قسمیہ کیطرح ہمیشہ محذوف ہی رہتا ہے لہذا اقسم واللہ نہین
کہا جاتا۔

مذ و منذ

انکا مجرور اگر زمانہ حاضر ہو تو معنی ظرفیت کے مفید ہوتے ہین (جیسے
ما رایتہ مذ و منذ یومنا یا مذ و منذ یومک) (ت) مینے اسکو آج کے دن
نہین دیکہا اگر زمانہ ماضی ہو تو ابتدا کے معنی ہوتے ہین (جیسے ما رایتہ
مذ و منذ یوم العید او یوم الجمعۃ) (ت) مینے اوسکو عید کے یا جمعہ کے
دن سے نہین دیکہا اگر انکا مجرور متعدد اشیا ہون تو مجموعہ من والے کے
معنی ان سے مستفاد ہونگے (جیسے ما رایتہ مذ و منذ خمسۃ ایام او خمس
لیال) (ت) مینے اسکو پانچ دن یا پانچ رات نہین دیکہا یعنی پانچ دن

یا پانچ رات کے ابتدا سے لیکر انتہا تک یعنی رہنے اور سکونت پورے پانچ
پانچ دن یا پانچ رات تک نہیں دیکھا۔ سوا دہر وے کے سب کا اتفاق ہے
کہ انکا مجرور اسم ظاہر ہی ہوتا ہے نہ ضمیر۔ اور نیز یہ دونوں اگر ماضی کے ظرف
زمان ہوں تو انسے اول مدت کے معنی مراد ہوتے ہیں (جیسے ما رایتہ
مذ یوم الجمعہ) (ت) میرے عدم رویت کا ابتدائی زمانہ روز جمعہ ہے
اور اگر اسم ظرف زمانہ حاضر کے یا متعدد زمانوں کے معنی میں ہوں تو انسے
مطلق مدت کے معنی لئے جاتے ہیں اسکی مثال وہی ہے جو اوپر آچکی ہے ان
دونوں کا بکسر میم بھی پڑھنا جائز رکھا گیا ہے۔

رُبَّ

رُبَّ زیادہ تر معنی تکثیر کا مفید ہوتا ہے اور تقلیل کا کم۔ غالباً مجرور رُبَّ
اسم نکرہ موصوفہ ہوتا ہے (جیسے رُبَّ رجل کریم لقیتہ) (ت) میری ملاقات

کریم شخصون کے ساتھہ بہت یا کم ہوئی ہے - یا ضمیر مبہم مفرد مذکر جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو اور بصریین کے نزدیک وہ تمیز نکرہ عام ہے خواہ وہ نکرہ مفرد مذکر ہو یا مونث یا تثنیہ ہو یا جمع (جیسے ربہ رجلاً وربہ رجلین وربہ رجالاً وربہ امراۃ وربہ امراتین وربہ نساءً) کوفیین کے نزدیک ضمیر اور تمیز ضمیر کا ہم توافق شرط ہے (ربہ رجلاً وربہا رجلین وربہم رجالاً وربہا امرۃ وربہا امرتین وربہن نساءً) ضمیر مبہم وہ ضمیر ہے کہ جسکا مرجع تمیز ہی سے ظاہر ہو۔

نکرہ - وہ اسم ہے جو غیر معین پر دلالت کرے (جیسے رجل وامراۃ (ت) کوئی ایک مرد - کوئی ایک عورت - بعد واو کے رُبَّ کا اکثر اضمار کیا جاتا ہے خواہ مجرور اوسکا ضمیر ہو یا اسم ظاہر (جیسے وبلدۃ لیس بہا انیس الا الیعافیر والا العیس) (ت) بہت بلد وہین کہ ادنمین سوا گوسالہ اور سفید اونٹون کے کوئی انیس نہین - جب مجرور اوسکا ضمیر ہو تو بعد فاکی

رب کا اضمار کم ہوتا ہے لیکن اسم ظاہر ہو تو اوسوقت مضمر کیا جاتا ہے (جیسے
فمثلک قد ضربتہ) (ت) مینے تجھ جیسے بہتون کو مارا ہے۔ پس فمثلک
مین فا کے بعد رب مضمر ہے جس سے کثرت کے معنی سمجھے جاتے ہین اور کبھی بل کے
بعد بھی رب مضمر کیا جاتا ہے (جیسے بل بلدۃ ذی صعد واصباب) (ب) کثرت سے
ہین ایسے بلدہ کہ جن مین نشیب و فراز ہے۔ رب ترکیبی اور اعرابی امور مین
زاید ہوتا ہے گو معنی کے لحاظ سے زاید نہین ہوتا لہذا اسکا مجرور فعل مابعد کا
گاہے مفعول محلاً منصوب ہوتا ہے اور گاہے مرفوع محلاً مبتدا۔
نیز رُبَّ کے بعد لفظاً یا معنیً فعل ماضی کا ہونا بھی لازم ہے رُبَّ کا مجرور جسکا مفعول محلاً منصوب
یا مبتدا محلاً مرفوع ہوتا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے (جیسے رب رجل کریم لقیتہ یا رب رجل کریم لم یلقہ)
مثال اول مین فعل ماضی لفظاً ہے اور مثال ثانی مین معناً۔ اور رُبَّ کے
کبھی لفظ ما بھی ملحق کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے عمل سے باز رہجاتا ہے

(جیسے رُبَّما یود الذین کفروا)

رُبَّ کی لفظی تحقیق

اخفش اور سکاکی کا قول ہے کہ رُبَّ اسم ہے۔ لیکن۔ اورون کا بیان ہے کہ وہ حرف جر ہے رُبَّ حرف ہو یا اسم اسمین سولہ ۱۶ لغت ہین۔

(اول) رائے مضمومہ با بائے مفتوحہ مشددہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَّۃٌ)

(دوم) رائے مضمومہ با بائے مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَّۃٌ)۔

(سوم) رائے مضمومہ با بائے مفتوحہ مشددہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَّتْ)

(چہارم) رائے مضمومہ با بائے مفتوحہ مخففہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَتْ)۔

(پنجم) رائے مفتوحہ با بائے مفتوحہ مشددہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَّۃٌ)

(ششم) رائے مفتوحہ با بائے مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَّۃٌ)

(ہفتم) رائے مفتوحہ با بائے مفتوحہ مشددہ و تائے ساکنہ (جیسے رَبَّتْ)

ہشتم) رائے مفتوحہ با بائے مفتوحہ مخففہ و تائے ساکنہ (جیسے رَبَتْ)

(نہم) رائے مضمومہ و بائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبَّ)

(دہم) رائے مضمومہ و بائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبَ)

(یازدہم) رائے مفتوحہ و بائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رَبَّ)

(دوازدہم) رائے مفتوحہ و بائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رَبَ)

(سیزدہم) رائے مضمومہ و بائے مضمومہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبَّ)

(چہاردہم) رائے مضمومہ و بائے مضمومہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبَ)

(پانزدہم) رائے مضمومہ و بائے ساکنہ (جیسے رُبْ)

(شانزدہم) رائے مفتوحہ و بائے ساکنہ (جیسے رَبْ)

خلا - حاشا - عدا

یہہ تینون استثنا کے لئے بولے جاتے ہین (جیسے جاء فی القوم خلا زید

وحاشا زیدو عدا زید) (ت) میرے پاس سوا زید کے سب قوم آئی

حاشا - گاہ تنزیہ کے معنون مین آتا ہے لیکن ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے

(جیسے حاشا اللہ اور حاشالہ) (ت) اللہ پاک ہے اور وہی پاک ہے

خلا و عدا - اکثر فعل ماضی کے معنون مین مستعمل ہوتے ہین اس صورت مین

انکا مابعد بنا بر مفعولیت منصوب ہوتا ہے (جیسے جا رنی القوم خلا زیداً

و عدا زیداً) اور یہ دونون حال ہونے کی وجہ سے محل نصب مین ہونگے

جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ قوم میرے پاس اس حالت مین آئی کہ زید سے

خالی تہی یا زید سے متجاوز -

من

من کے معنون مین مستعمل ہوتا ہے اکثر کسی شئے (جیسے سیر وغیرہ) کی

ابتداء مکانی بتلاتا ہے (جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ ت)

(ت) بصرہ سے کوفہ تک کی مین نے سیر کی - اور گاہے ابتدا زمانی (جیسے
سرت من المسار الے الصباح) (ت) شام سے صبح تک مین نے سیر کی
اور گاہے بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی دوسری شئی کا بیان ہے لیکن بلحاظ
اعراب کے مجرور کے ساتھہ حال ہو کر محلاً منصوب ہوگا جسکی یہ علامت ہے
کہ جا مجرور کے مقام پر اگر اسم موصول لایا جاوے تو معنی صحیح رہینگے (جیسے
فاجتنبوا الرجس من الاوثان) (ت) رجس یعنی اوثان سے بچو - اوثان
جو مجرور من ہے رجس کا بیان ہے اور من الاوثان کے مقام پر اگر
الذی ہو الاوثان کہا جائے تو وہی معنی ہونگے جو من الاوثان سے مفہوم
ہوتے ہین -

اور من کے مقابل اگر الے بولا جائے جیسے مثال مذکورہ بالا مین تو خاص
معنی ابتدا ہی کے بتلائیگا -

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے بعض مراد ہے جسکی یہ علامت ہے کہ اگر کلمہ بعض اوس کے مقام پر بولا جائے تو یہ بھی وہی معنی دیگا۔ (جیسے اخذت من الجواہر (ب) مین نے بعض جواہر لئے۔

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میرا فعل قسم کا مقسم بہ ہے۔ (جیسے النار فی الشتاء خیر من اللہ ورسولہ) (ت) خدا اور رسول کی قسم جاڑون مین آگ بھلی معلوم ہوتی ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل کا سبب ہے (جیسے مما خطیاتہم اغرقوا) (ت) بہ سبب اپنے گناہون کے غرق کئے گئے ہین اس مثال مین خطیات جو مجرور من ہے غرق کا سبب ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے (جیسے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (ت) ای علی! مجھ سے

بجھے وہ نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسیٰ سے تھی اس مثال میں
موسیٰ کا من بتلاتا ہے کہ میری مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہو
یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی کا بدل ہے (جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
من الاخرۃ) (ت) کیا تم حیات دنیا پر راضی ہو بعوض حیات آخرت کے
اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے ایک دوسری شئی منتزع ہوتی ہے
(جیسے نقیت من زید اسداً (ت) میں نے ہون شیر جیسے زید سے یعنی
جس سے شیر منتزع ہوتا ہے۔ اور من زائدہ بھی ہوتا ہے (جیسے ماجاءنی
من رجل من احد) اور (جیسے لقد جاءک من نبأ المرسلین) (ت) بیشک پہنچی ہو
تیرے پاس رسولوں کی خبر۔ ان تینوں مثالوں میں من زائدہ ہے کیونکہ
بغیر من کے بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہیں جو من کے ساتھ مفہوم ہوتے ہیں

فی

بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل وغیرہ کا ظرف زمان یا مکان ہے (جیسے جلست فی المسجد وسرت فی اللیل) اور کبھی ہے مجازی ظرفیۃ بھی بتلاتا ہے (جیسے لکم فی القصاص حیوۃ) (ت) قصاص مین تمہاری حیوۃ ہے قصاص کا ظرف حیوۃ ہونا مجاز ہے کیونکہ قصاص درحقیقت نہ اوسکا ظرف مکان ہے نہ ظرف زمان علی کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے لاصلبنکم فی جذوع النخل) (ت) ضرور تمہین نخل کی شاخون پر سولی دونگا۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور میرا کسی کی علت ہے (جیسے المرۃ اعلت النار فی ہرۃ) (ت) عورتین بلی کی وجہ سے آگ مین ڈالی جاتی ہین۔

اور مع کے معنی مین بھی آتا ہے (جیسے فخرج علی قومہ فی زینتہ) (ت) مع آرایش کے قوم پر نکل آیا یہ فی مع کے معنون کا مفید ہے۔

اور نیز فاضل اور مفضول کے درمیان جب آئے تو بتلاتا ہے کہ مجرور چونکہ ایک دوسری شئی کا قیاس کیا گیا ہے (جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل) (ت) متاع آخرت کی نظر کرتے متاع دنیا کی بہت کم ہے۔ پس حیوت آخرت فاضل ہے اور حیات دنیا مفضول۔

اور الی کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے ردوا ایدیہم فی افواہہم ای الی افواہہم) (ت) اونکے ہاتھوں کو اونکے مونہہ کی طرف الٹ دو۔

اور عوض دوسرے فی کے بھی آتا ہے (جیسے ضربت فی من رغبت) ای من رغبت فیہ۔

عن

بتلاتا ہے کہ مجرور سے کوئی شئی متجاوز ہے خواہ اس سے جدا ہو یا نہ ہو (جیسے رمیت السہم عن القوس و اخذت عنہ العلم) (ت) پھینکا میں نے تیر کمان سے

اور لیا مین نے اوس سے علم کو - یہ عن بتلاتا ہے کہ قوس سے تیر جدا ہوا ہے
اور اُس سے علم متجاوز لیکن تیر کی طرح جدا نہین ہوا -
اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور کسی کی علت ہے (وما نحن بتارکی الہتنا عن
قولک) (ت) ہم تیرے کہنے کی وجہ سے اپنے خداؤن کو چھوڑنے
والے نہین ہین یہ عن بتلاتا ہے کہ (قولک) عدم ترک کی علت ہے -
یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور بدل ہے کسی شئے کا (جیسے یوماً لا تجزی نفس عن
شیئاً) (ت) اوس دن سے بچے جس مین کوئی کسی کی طرف سے کچھ
بھی عوض و بدل نہوگا - (عن نفس) کا عن عوض و بدل کے معنی بتلاتا ہے
من کے مضمون مین بھی آتا ہے (جیسے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ)
(ت) وہ وہ ہے جو بندون کی توبہ قبول کرتا ہے (عن عبادہ) کا عن
من کے معنی بتلاتا ہے -

عن اسم بھی ہوتا ہے جو بعد یا جانب کے معنی بتلاتا ہے جسکی یہ علامت ہے کہ اوپر من یا علے داخل ہو (جیسے لترکبن طبقاً عن طبق) (ت) البتہ سوار ہوگے تم بروز قیامت ایک حالت پر دوسری حالت کے بعد اور (جیسے من عن یمینی تارۃ وامامی) (ت) دہنے جانب سے کبھی اور سامنے سے کبھی اور (جیسے مررت علے عن یمین) (ت) گذرا مین دہنی جانب پر ان دونون مثالون مین عن جانب کے معنی بتلاتا ہے اول پر من داخل ہے اور ثانی پر علے۔

علیٰ

فوقیت کے معنی بتلاتا ہے (جیسے زید علی السطح) (ت) زید سطح پر ہے اور (جیسے علیہا وعلی الفلک تحملون) (واجد علی النار ہدے) (ت) اون پر اور کشتیون پر تم سوار کئے جاتے ہو۔ مین آگ پر ہدایت پاؤنگا۔

ضرر کے معنی ہی بتلاتا ہے (جیسے علیہا ما اکتسبت) (ت) اون کے کسب کا وبال اونہین پر ہے۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور میرا کسی شئی کی علت ہے (جیسے ولتکبروا اللہ علی ما ہدیکم) (ت) اللہ کو بڑا جانو اوس ہدایت کی وجہ سے جو اوس نے تمہین کی ہے۔

کتا کے معنی ہی بتلاتا ہے (جیسے رضیت علے العلم ای عن العلم) (ت) علم سے خوش ہوئی مین۔

ظرفیت کے معنی ہی بتلاتا ہے (جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ ای فی حین غفلۃ) (ت) غفلت کی حالت مین شہر مین داخل ہوا۔

اور علے تخویف کی عوض علے زائد ہی آتا ہے (جیسے لن نجد یوم القیامۃ علی ما نبخل الاحب اہل البیت) ای ما نبخل علیہ (ت) قیامت کے دن

بجز حب اہل بیت کے کوئی اعتماد کی شئی تو نہین پائیگا اس مثال مین (علی ۱) کا علی علیہ محذوف کے علی کا عوض ہے۔

مع کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے ویطعمون الطعام علی حبہ) ای مع حبہ (ت) اوسکی محبت کے ساتھہ کھانے کھلاتے ہین۔

لکن کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے جاء زید علی ان اباہ میت) زید آیا لیکن اوس کا باپ مرا ہے۔

با کے معنی کا مفید ہوتا ہے (جیسے حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق) (ت) حق یہی ہے کہ خدا کے روبرو بجز حق کے اور کچھہ نہ کہون اس مثال مین (علی ان لا اقول) کا علی با ان لا کے معنون مین ہے یعنی حقیق بان لا اقول

علی پر من داخل ہو تو فوق کے معنی دیتا ہے (جیسے سقط زید من علی السطح)

(ت) زید دیوار پر سے گرا۔

حتّٰی

انتہا کے معنی بتلاتا ہے (جیسے نمت البارحۃ حتی الصباح) (ت) رات کو صبح تک مین سویا۔

اور اکثر مع کے معنی ہی بتلاتا ہے (جیسے قرأت وروی حتی الدعاء) مینے اپنا وظیفہ مع دعا کے پڑہا۔

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میرا کسی کی علت ہے (جیسے اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) دخول جنت کے لئے مسلمان ہوا ہون۔

اور کبھی استثنا کے لئے ہی آتا ہے (جیسے جاء نی القوم حتی زید) (ت) میرے پاس سوا زید کے قوم آئی۔

الیٰ

اکثر کسی شئی کی انتہا بتلاتا ہے (جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ) (ت) بصرہ سے کوفہ تک کی میں نے سیر کی۔

اور کبھی مع کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے لاتاکلوا اموالہم الی اموالکم (ت) مت کھاؤ انکے مال کو اپنے مال کے ساتھ۔ یعنی اون کے مال کو اپنے مال کا سامت سمجھو۔

اور نیز لام کے معنی بتلاتا ہے (جیسے الیک الامر) ای لک الامر (ت) تجھے اختیار ہے۔

اور عند کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے رب السجن احب الی) ای عندی (ت) ای رب میرے قیدخانہ مجھے پسند ہے اور (جیسے رب الصوم احب الی) (ت) ای رب میرے روزہ مجھے پسند ہے۔

اور فی کے معنی بتلاتا ہے (جیسے لیجمعنکم الے یوم القیامۃ ای فی یوم القیامۃ (ت) قیامت مین تمہین ضرور ہی جمع کریگا۔

غیر مشہور حروف جارہ کا بیان

نحویون نے چار حروف جارہ اور بہی بتلائے ہین جو عام بول چال مین نہین آتے۔

منجملہ اون کے ایک کی ہے جسکا مجرور ما ہے جو ای کے معنی دیتا ہے اور غرض اور رغایت پوچہنے کے لئے کبہا بالالف اور کبہی کبہ بہائے ہوز بولا جاتا ہے جیسے کبہ قلت ای لای قلت (ت) کس غرض کے لئے تونے کہا۔

اور دوسرا عیلی نحوی کے پاس کلمہ (لات) جسکا مجرور زمان ہوتا ہے اور مثل لای نفی کے اپنے مابعد کی نفی کرتا ہے (جیسے لات حین کذا (ت) نہین وقت ایسا یعنی ایسا وقت نہین ہے۔

تیسرا سیبویہ کے نزدیک لولا ہے جب اوس کے ساتھ ضمیر مجرور متصل ہو جبکہ معنی بوجود غیر امتناع شی کے ہوتے ہین (جیسے لولاک لما خلقت الافلاک) (ت) اگر تیری ایجاد مقصود نہوتی تو ہرگز نہ پیدا کرتے ہم آسمانون کو (ولولا انتم لکنا مؤمنین) (ت) اگر تم نہوتے تو ہم مؤمن ہوتے یعنی تمہارا وجود ہمارے مومن نہونے کا سبب ہے۔

چوتھا نبی عقیل کے لغت مین لعل ہے (جیسے لعل ابی المغوار منک قریب) (ت) شاید ابی المغوار تجھ سے قریب ہو۔

جار و مجرور کا حکم

ہر جار کے لئے ضرور ہے کہ اوسکا کوئی متعلق ہو مثل فعل یا شبہ فعل یا مأول بشبہ فعل یا معنی فعل کی طرف مشیر ہو (جیسے انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم) پہلا جار انعمت سے متعلق ہے اور دوسرا غیر المغضوب سے جو

شبہ فعل ہے۔

اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل شبہ فعل کہلاتے ہین۔

مأول بہ شبہ فعل کی مثال (ہو الذی فی السماء الٰہ) (ت) وہ وہ ذات ہے جو آسمانو مین الٰہ ہے فی السماء (الٰہ) سے متعلق ہے جو معبود کے معنون مین ہے یعنی ماول بشبہ فعل قول شاعر (اسد علیّ وفی الحرب نعامۃ) (ت) شیر ہے مجھ پر اور جنگ مین نعامہ (شتر مرغ) ہے (علی) اسد سے متعلق ہے جو (جری) کے معنی مین ہے اور فی (نعامہ) سے جو جبان (نامرد) کے معنی مین ہے۔

معنی فعل کی طرف مشبہ کی مثال (جیسے مالزید فی الدار) ای مایضع زید فی الدار لزید کالام اور فی الدار کا فی (یضع) سے متعلق ہے جس کی طرف لفظ (ما) مشبہ ہے۔

اگران مذکورہ امور سے کلام مین کوئی بھی موجود ہو تو جار کا اوس سے ربط ضرور دیا جائیگا ورنہ کلام مین کوئی نہ کوئی اون سے مقدر مانا جائیگا۔ (جیسے زید فی الدار) ای ثبت او ثابت فی الدار لیکن چند حروف جارہ ایسی بھی ہین کہ جنکو متعلق کی ضرورت نہین ہے جیسے رُبَّ لولا۔ حاشا۔ لات۔ عدا۔ لعل۔

حروف جر کو بعض مواضع مین محذوف کرکے اوس کے مجرور کو منصوب کردیا جاتا ہے (جیسے و اختار موسٰی قومہ) ای من قومہ (ت) بعض کو اپنی قوم سے موسٰی نے چن لیا۔

اور ان مشدد اور مخفف سے حذف جار قیاساً جائز ہے (جیسے لاریب ان القیامۃ حقٌّ) ای فی ان القیامۃ حقٌّ (ت) بیشک قیامت کے ہونے مین کوئی شک نہین اور (جیسے ایاک ان تحذف) ای بعد نفسک من

ان تحذف دت) خرگوش کے مارا گرانے سے اپنے نفس کو بچا۔ گاہے

حذف حرف جر کے بعد مجرور کو بحالت جری باقی رکھتے ہین جیسے بعد

واؤ وبل اور فا کی اضمار رب جسکا بیان پہلے آچکا ہے اور کبھی دوسرے اسم کے ہمسائگی کی وجہ سے

بھی اسم مجرور ہوا کرتا ہے جسے مجرور بجر جوار کہتے ہین دو امسحوا برؤسکم و

ارجلکم) ارجل کا جر محض رؤس کی مجاورت سے پڑھا گیا ہے ورنہ اسکا عطف

ایدیکم پر ہے جس سے ارجل کا منصوب پڑنا لازم ہو جیسے مفسرین نے لکھا ہے۔

جر جوار دو مقام پر نادر و قلیل طور پر پڑھا گیا ہے صفت کے مقام پر یا تاکید کے

مقام پر مثال اول (جیسے عذاب یوم محیط و حور عین) مثال ثانی (جیسے غلام

زید نفسہ) حور عین کا جر جو عذاب پر معطوف ہے جوار محیط کی وجہ سے ہی ایک

قرأت مین پڑھا گیا ہے اور نفسہ کا جر جو غلام کی تاکید ہے جوار زید کی

وجہ سے پڑھا گیا ہے۔ **تمت بحث حروف الجارۃ**

(ان عوامل کی بحث جنکی دو مختلف عمل ہین منجملہ اونکی وہ حروف عاملہ ہین جنہین حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے اس خیال سے کہ عمل و معنی مین فعل سے مشابہت رکھتے ہین مثل - اِنَّ - اَنَّ - لَیت - لَعَلَّ - لٰکِنَّ - کَاَنَّ - مَا - لَا - کیونکہ عمل انکا مثل فعل رفع ونصب ہے اور معنی تحقیق وترجی وتمنی ولیس کے بتلاتی ہین لکن اَنَّ مشددہ مفتوحہ ومکسورہ مین اتنا فرق ہے مفتوحہ جملہ کو مفرد کے معنی مین کردیتا ہے بخلاف مکسورہ کے - گو تحقیق کے معنی مین دونون مساوی مین (جیسے بلغنی اَنَّ زیدا قائم) (ت) مجھے قیام زید کی خبر پہونچی - یہہ اَنَّ مفتوحہ بتلاتا ہے کہ جملہ زیدٌ قائمٌ قیام زید کے مضمون مین ہے (جو مفرد ہے) یہان پر مقابل جملہ ہے -

انَّ مشددہ دس مقام پر مکسور ہوا کرتا ہے -

۱ صلہ موصول مین (جیسے جاء الذی اِنَّ اباہ قائم) (ت) میرے پاس وہ آیا

جملہ باپ قائم ہے۔

واؤ حالیہ کے بعد (جیسے جاء وانّ امرأۃ قائمۃ) (ت) اوس حال مین وہ آیا کہ ایک عورت کھڑی تھی۔

ندا کے بعد (جیسے یا بنیّ انّ اللہ اصطفی لکم الدین) (ت) ای میرے پیارے لڑکو! اللہ نے تمہارا دین برگزیدہ کیا ہے۔

حرف افتتاح کے بعد (جیسے الا انّ اولیاء اللہ لاخوفٌ علیہم) (ت) جان لینا چاہیئے کہ بیشک اولیا اللہ کو کوئی خوف نہین ہے۔

سوال کی تصدیق مین جیسے تجھ سے کوئی کہے (أزیدٌ قائمٌ) تو تو یون کہے (انّ زیدًا قائمٌ) (ت) بیشک زید قائم ہے۔

جواب قسم مین (جیسے واللہ انّ زیدًا عالمٌ) (ت) خدا کی قسم زید ضرور عالم ہے

حتی کے بعد جو حتی عاطفہ و جارہ کے سوا ہے جیسے حتی ابتدائیہ کہتے ہین

(جیسے مرض فلان حتی انہم لا یرجونہ) (ت) وہ شخص مریض ہے یہان تک
کہ وہ اس کے جینے کی امید نہین رکھتے۔

ابتداء کلام مین (جیسے انّ اللہ غفور رحیم) (ت) بیشک اللہ مغفرت اور
رحم کرنیوالا ہے۔

قول کے بعد جو ظن و تکلم کے معنون مین ہو یعنی حکایت کے معنی متبادر ہے
(جیسے قال زید انّ عمراً قائم) (ت) زید نے بیان کیا کہ عمرو قائم ہے
جہان پر انّ مع اپنے مابعد کے خبر مبتدا ہو (جیسے زید انّ ابا ہ قائم)
(ت) زید بیشک اوسکا باپ قائم ہے۔

ان دس مقام کے سوا انّ مشدد مفتوح پڑہا جاتا ہے۔

انّ مشددہ کے عمل کا بیان

انّ مشددہ جملہ پر داخل ہوتا ہے کہ جسکا ایک جزو انّ مشدد کی وجہ سے

منصوب اور دوسرا جزو مرفوع ہوتا ہے (جیسے اِنَّ زیداً قائم) زید منصوب ہے اور قائم مرفوع۔ منصوب کو اسم اِنَّ اور مرفوع کو خبر اِنَّ کہینگے۔

اِنَّ مکسورہ کے دونون اسم وخبر منصوب اور گاہے دونون مرفوع بھی ہوتے ہین (جیسے اِنَّ ہذانِ لساحران) اس صورت مین اِنَّ مخفف ہوتا ہے مثقل (جیسے اِنْ زیدٌ لمنطلق) (ت) تحقیق کہ زید چلنے والا ہے۔

چند مقام پر اِنَّ مشددہ کے الف کا فتح ضروری سمجھا گیا ہے ایک بعد مضاف کے (جیسے اعجبنی اشہادُ انّک قائم) (ت) تعجب مین ڈالتی ہے مجھے تیرے قیام کی گواہی۔

دوسرا جہان پر اِنَّ کا مابعد فاعل ہو (جیسے یغنی انّک ظالم) (ت) مجھے تیرے سونے کی خبر ہو چکی۔

تیسرا جہان پر اِنَّ کا مابعد مفعول ہو (جیسے کرہت انّک قائم) (ت)

ترے قیام کو مکروہ جانتا ہون۔

چوتھا مبتدا پر (جیسے یظنون انھم ملاقوا ربھم) (ت) وہ گمان کرتے ہین کہ انھو رب سے بیشک ملینگے

اِنَّ مکسورہ کبھی نَعَمْ کے معنی مین آتا ہے لکن اسوقت عامل نہین ہوتا ہے (جیسے اِنْ ھذان لساحران) (ت) ہان بیشک یہ دونون ساحر ہین

بنی تمیم وبنی قیس انَّ مفتوحہ کے ہمزہ کو عین سے بدلکر عَنَّ پڑھتے ہین (جیسے اشھد انَّ محمداً) کے مقام پر عَنَّ محمداً پڑھتے ہین۔

کانَّ مشدّدہ

اپنے اسم کی اپنی خبر سے تشبیہ بتلاتا ہے (جیسے کان زیداً اسدٌ) (ت) گویا زید شیر ہے یعنی زید جرات مین شیر کے مشابہ ہے۔

اور کبھی خبر مین شک ہی بتلاتا ہے خواہ خبر مشتق ہو یا جامد (جیسے کانک قائم

(ت) شاید تو قائم ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ خبر کان جامد ہو تو مفید شبہ ہے اگر مشتق ہو تو مفید شک لیکن حق بات پہلی ہی ہے۔

لکنّ

لکنّ اُس وہم کو دفع کرتا ہے جو کلام سابق سے پیدا ہو (جیسے ما زیدٌ شجاعًا لکنّہ کریمٌ) (ت) زید شجیع نہیں لکن کریم ہے چونکہ کرم ہی شجیع کا کام ہے اسلئے نفی شجاعت سے یہ وہم ہوا کہ شاید کریم بھی نہو۔ پس متکلم نے یوں دفع کیا کہ کریم ہے یعنی شجاعت کی نفی سے کرم کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ شجیع کو کرم لازم ہے مگر کریم کو شجاعت لازم نہیں ہے۔

لیت

لیت تمنا ہے کہ میرے مابعد کی باشتیاق آرزو کیجاتی ہے خواہ ممکن ہو یا ناممکن

(لیت السلطان یکرمنی) (ت) کاش سلطان مجھ پر کرم کرتا (لیت الشباب یعود یوما) (ت) کاش جوانی پھر آتی یا (لیت ایام الصبا راجعۃ) (ت) کاش بچپن کا زمانہ لوٹ آتا۔

لیت کبھی اپنے اسم و خبر دونوں کو نصب دیتا ہے (جیسے پہلو پر کی مثالیں)

لَعَلَّ

کبھی ممکن امر کی توقع کا مفید ہوتا ہے خواہ مخوف ہو یا مرغوب (جیسے لعل الموت قریب) (لعل الحبیب یجالسنی) (ت) کاش قیامت قریب ہے۔ کاش دوست میرے پاس بیٹھتا۔

لعل میں پانچ لغت ہیں سکون لام اخیر (جیسے لعل) تشدید لام ثانی بخذف لام اول (جیسے علّ)

ابدال لام ثانی بنون سالنہ مع حذف لام اول (جیسے عنْ)

تبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لعلّنَ)

تبدیل عین بالف وتبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لاَنَّ)۔

ان حروف مشبہ بالفعل کے اخیر مین جب لفظ ما لاحق ہو (جیسے انَّما۔ کانَّما۔ لکنَّما۔ لعلَّما۔ لیتما۔ تو ان حروف کا اپنے عمل سے باز رہنا ہی جائز ہے پس اس صورت مین ان کے اسم وخبر کو بنا بر مبتدا وخبر ہونیکے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے (جیسے کانما زیدٌ اسدٌ)

ماولا

یہ دونون معنی وعمل کے لحاظ سے لیس کے مشابہ ہین جو برعکس حروف مذکورۂ بالا کے اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہین (جیسے ما زیدٌ قائمًا ولا زیدٌ قائمًا) لکن سوا اہل حجاز کے کوفیین خبر کو بھی مرفوع پڑھتے ہین مگر حجازیین کے لغت پر قرآن ناطق ہے (جیسے ما ہذا بشرًا) (ت) یہ بشر نہین ہے۔ اسم ما پر اگر جار اوسکے مقدم ہو تو اوسکا نصب ناممکن ہوگا جیسے کہ اسکی خبر پر

الّا داخل ہو یا بعد ما کے اِن مخففہ زاید ہو (جیسے ما قائم زید و ما محمدٌ الا رسول و ما اِن زید قائم)

لا اسم نکرہ ہی کا عامل ہوتا ہے لیکن وہ بھی شاذ و نادر (جیسے لا ریب فیہ) بخلاف ما کے کہ وہ اسم نکرہ و معرفہ دونوں مین عمل کرتا ہے (جیسے ما رجلٌ جاہل و ما زیدٌ بنائم)

اون حروف کا بیان جو حرف ناصب فعل ہین

یہ حروف چار ہین - اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ - اِن چارون کا عمل حرف فعل مضارع کا نصب ہے (جیسے ان نفعل و لن نفعل و کی نفعل و اذن نفعل - پس انکا معمول فعل مضارع اور عمل انکا محض نصب ہے -

اَنْ

چونکہ اَن مضارع کو معنی مصدر مین کر دیتا ہے لہذا اسے اَن مصدریہ

کہا جاتا ہے (جیسے اَن تصبر واخیر لکم) (ت) تمہارا صبر کرنا تمہارے واسطے اچھا ہے۔

لفظ عین حذف اَن مع رفع مضارع کے بھی درست ہے (جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ) (ت) سن لینا تیرا سعیدی کو اس سے بہتر ہے کہ تو اسے دیکھے (جیسے نام رستم بہ از رستم) ۔

نیز سات چیزوں کے بعد اَن کی تقدیر جائز ہے۔

(۱) حتی کے بعد بشرطیکہ حتی بمعنی غایت یعنی انتہا یا سببیت کا مفید (جیسے اسیر حتی تطلع الشمس) ای ان تطلع (ت) سیر کرو یہاں تک طلوع شمس تک و (اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) اسلام لایا میں دخول جنت کے لئے

(۲) دوسرا لام کے بعد بشرطیکہ وہ سببیہ ہو (جیسے قام زید لیذہب) ای لان یذہب (ت) اٹھا زید جانے کے لئے۔

تیسرا لام جحد کے بعد جو کان منفی کی خبر ہو خواہ وہ کان لفظاً ہو یا معناً (جیسے ماکان لیعذبہم) ای لان یعذبہم (ت) وہ عذاب نہیں دیگا (لم یکن لیفعل) ای لان یفعل (ت) نہیں فعل کریگا وہ۔

چوتھا لام زائدہ کے بعد جو امر کے بعد آئے (جیسے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس) ای لان یذہب عنکم الرجس (ت) اللہ ضرور چاہتا ہے کہ تم سے رجس یعنی گندگی دور کرلے۔

پانچوان فاء سببیہ کے بعد جو امر یا نہی کے بعد آئے (جیسے زدنی فاکرمک) ای فان اکرمک (ت) مجھ سے مل تجھ پر کرم کرونگا و (لاتشتمنی فاضربک) ای فان اضربک (ت) مجھے گالی مت دے تجھے ماروں گا۔

نفی یا استفہام یا تحضیض یا تمنی یا عرض کے بعد واقع ہو (جیسے ماتاتینا

فتحدثنا) (ت) تو نہین آتا کہ ہم سے باتین کرے و (این بیتک فازورک)

(ت) تیرا گھر کہان ہے بتا کہ مین آؤن و (لولا اخرتنی الی اجل قریب

فاصدق) (ت) کاش مجھے تو مہلت دیتا تہوڑی مدت تک کہ مین

تصدیق کر لیتا و (لیت لی مالاً فانفقہ) (ت) کاش میرے پاس مال

ہوتا کہ مین صرف کرتا (الا تنزل بنا فتصیب خیراً) (ت) تو کیون ہمارے

یہان نہین اُترتا کہ تیرا بہلا ہوتا۔

استفہام کے معنی ہین نامعلوم و نافہمیدہ بات کسی سے پوچہنا۔

تحضیض۔ کسی کو کسی امر پر ورغلانا اور آمادہ کرنا۔

تمنی۔ باظہار محبت مطالبہ کرنا۔

غرض۔ باظہار عجز مطالبہ کرنا۔ اِن سب کی مثالین اوپر آچکی ہین

چہٹا۔ واو جمع کے بعد۔ لیکن اس شرط سے کہ وہ بعد اون سات

چیزون کے واقع ہو کہ جنکے بعد فا کا وقوع شرط ہے یعنی امر - و
نہی - و نفی - و استفہام - و تحضیض - و تمنی - و عرض (جیسے کہ لا تاکل السمک
تشرب اللبن) (ت) مت کہا مچھلی دودھ پینے کے ساتھ (یعنی دودھ
مچھلی مت جمع کر) اس مثال مین تشرب جو بعد واو عاطفہ جمع کے واقع ہے
منصوب بتقدیر اَن ہے -

ساتوان اوس عاطف کے بعد جسکا معطوف علیہ اسم ہو (جیسے اعجبنی
ضرب زید و تشتم - اعجبنی ضرب زید فتشتم - اعجبنی ضرب ثم تشتم - اعجبنی ضرب
زید او تشتم) ان مثالون مین تشتم جو گالی دینے کے معنی مین ہے
بتقدیر اَن منصوب ہے جو اوس عاطف کے بعد ہے جسکا معطوف علیہ
(ضرب زید) یعنی اسم ہے -

اور (او) جو الّا یا الی کے معنون مین ہو اوسکے بعد بھی کہی اَن

مقدر ہوا کرتا ہی (جیسے لالزمنک اونعطینی حتی ، ای الی ان والّا ان تعطینی حتی (ت) ضرور تیرا پیچھا لئے رہونگا یہان تک کہ تو میرا حق دیدیوے یا مگر تو میرا حق دیدیوے ۔

لن

لن مضارع کی تاکید اور معنی مستقبل کا مفید ہوتا ہے (جیسے لن یقرب ،

کے

کَے کے اول اگر لام متصل ہو تو اَن کے معنی کا مفید ہوگا (جیسے لکے لایعلم) (ت) تاکہ وہ نہ جانے ۔

اگر اوسکے اول لام متصل نہو تو کے معنی تعلیل کا مفید اور جارہ ہوگا اور اسکا مابعد بتقدیر ان منصوب (جیسے اسلمت کے ادخل الجنۃ) اور نیز کَے کے آخر الحاق ما کافہ (جو عامل کو عمل سے مانع ہوتا ہے) بہی

جائز سمجھا گیا ہے (جیسے اسلمت کیا ادخل الجنۃ)

اِذَنْ

فعل مستقبل کو نصب دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ منصوب میرا کسی کا جواب وجزا ہے جیسے تجھ سے کوئی یون کہے (انا آتیک غداً) (ت) مین تیرے پاس کل آونگا تو تو یون اوسے جواب دے (اذن اکرمک) (ت) اوسوقت تجھپر اکرام کرونگا پس اِذَن اکرمک) کا اذن بتلاتا ہے کہ اکرمک کسی سوال کا جواب ہے۔

اذن کے نصب دینے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ اسکے مابعد کا ماقبل پر اعتماد نہو اعتماد کی تین صورتین ہین۔

ایک یہہ کہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی خبر ہو (جیسے انا اذن اکرمک) کیونکہ اکرمک انا مقدم کی خبر ہے۔

اور دوسری یہ کہ مابعد اسکا شرط مقدم کی جزا ہو جیسے ان جئتنی اذن اکرمک (کیونکہ اکرمک جزا ہے ان جئتنی شرط مقدم کی (ت) اگر تو میرے پاس آئیگا تو مین تجھپر کرم کرونگا۔

تیسرے یہ کہ اسکا مابعد قسم مقدم کا جواب ہو (جیسے واللہ اذن اکرمک) (ت) خدا کی قسم اب مین تجھپر احسان کرونگا اکرمک جواب ہے واللہ کا جو اذن پر مقدم ہے۔ ماقبل پر اعتماد رکھنے کے یہ معنی ہین کہ مابعد اذن کا ماقبل کی خبر یا جزا یا جواب ہو۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ اذن اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہو جیسے تجھسے کوئی یون کہے (آیتک) تو تو یون جواب دے (اذن اطال اللہ عمرک اکرمک) کیونکہ ان سب صورتون مین اذن ضعیف العمل ہونے کی وجہ سے اپنا عمل نہین کرسکتا پس ان صورتون

مضارع مرفوع ہی رہیگا۔

حروف جازم کا بیان

حروف جازم پانچ ہین۔ اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لَامِ امر۔ لَا نہی جو فعل کو جزم دیتے ہین۔

اِنْ

ان مضارع منفی بلا پر داخل ہو تو نون لام مین مدغم ہو جاتا ہی جس سے اوسکی صورت (اِلَّا) استثنائیہ سے مشتبہ ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ناواقف کو دونون مین تمیز دشوار ہوتی ہے (جیسے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ) (ت) اگر تم مدد نہ کروگے اوسکی تو اللہ بیشک اوسکی مدد کریگا۔ (الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین) (ت) اگر تو میری مغفرت اور مجھپر رحم نہین کریگا تو مین خاسرین سے ہونگا

ان مفید شرط ہوتا ہے یعنی ایک شئی کا دوسری شئی سے تعلق بتلاتا ہے

جیسے ان جئتنی فاکرمک یعنی تجہپر میرا اکرام تیرے آنے سے تعلق رکہتا ہی

اور نیز فعل مضارع کو غالباً جزم دیتا ہے اور گاہے عمل نہین بہی کرتا

(جیسے فاعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تر فانہ یراک) (ت)

خدا کی اسطرح عبادت کر گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ خیال نکرے

تو تو یہ خیال کر کہ وہ مجہے دیکہہ رہا ہے ان لم تکن کا ان عمل نہین کرتا

اِن کے ذیل مین دو جملون کا ہونا ضروری ہے جن مین سے ایک فعل شرط

اور دوسرا جزاء شرط ہو یعنی ایک وجود و عدم دوسرے کے وجود

وعدم کی شرط ہو۔

اور (ان) وقوع شرط مین شک بتلاتا ہے (جیسے ان تذہب اذہب)

(ب) اگر تو جائیگا تو مین بہی جاونگا۔ اگر فعل شرط وجزا دونون فعل

مضارع ہون تو دونون کو جزم دیگا اگر صرف پہلا فعل مضارع ہو تو بہی

جزما جزم ہی دیگا اگر صرف ثانی مضارع ہو تو رفع وجزم دونون درست
ہونگے (جیسے ان تذہب ذہبت ان ذہبت اذہب) مثال اول مین
تذہب کا جزم لازم ہے اور مثال ثانی مین اذہب کا رفع وجزم دونون
صحیح ہین اگر جزا شرط ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو جزا کا مدخول فاء
ہونا لازم ہے (جیسے ان جئتنی فغنی ملا اکرمک ان اکرمت زیدا فلعین زید
یکرمک ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل) (ت) اگر اوسے
چوری کی ہے تو اوسکے بھائی نے بھی بیشک پہلے چوری کی ہے
(وان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت) (ت) اگر اوسکا قمیص سامنے سے
پھٹا ہے تو وہ سچی ہے۔

جزاء ان اگر مضارع مثبت بے سین وسوف ہو یا منفی بلا تجزم
فاکالانا اور نہ لانا دونون جائز ہین (جیسے ان تذہب اذہب
ان ضربنی فلا اضربک ولا اضربک۔

اور علاوہ ان دونون کے فاء جزائیہ کا لانا لازم ہے جیسے
ان تکرمنی فسوف اکرمک وفسا کرمک وان یضرب فلن یضرب
علی ہذا القیاس اگر جزائے شرط امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض
یا جملۂ اسمیہ باقسم ہو تو جزا پر فاء کا لانا لازم ہوگا (جیسے ان جاءک فاضربہ
او فلا تضربہ - ان جاءنی فاضربہ ان ادرکت جیبا فلیت الشباب یعود
(ت) اگر دوست ملے تو شاید جوانی عود کرے (ان شئت خیرا
تنزل بنا فقصیب خیرا (ت) اگر بھلائی چاہتا ہے تو تو ہمارے
پاس رہا کرتا کہ تیرا بھلا ہو -
ان شرطیہ کبھی فعل کے ساتھ (سوا نفی کے) سات چیزون کی
جواب مین جنکا ذکر اوپر آچکا ہے بغیر فاء جزائیہ کے مقدر ہوا
کرتا ہے (جیسے زرنی اکرمک) ای ان تزرنی اکرمک —
(لا تذر اکرمک) ای ان لا تذرنی اکرمک (لیت لی مالا فنفقہ

ای ان کان لی مالا انفقتہ۔

عرض۔ (الا تنزل بنا تصب خیرا) ای الا ان تنزل بنا تصب خیرا

تخصیص۔ (لولا اخرتنی الی اجل قریب ای لولا ان اخرتنی۔

قسم (واللہ تذہب اذہب) ای ان تذہب اذہب۔ ان

مثالوں کا پہلے ترجمہ آچکا ہے۔

لم ولما

مضارع کو جزم دیتے ہین اور نیز مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین کر دیتے ہین۔ لکن لما نفی دوامی کا مفید ہوتا ہے اور فعل منفی کو رجا کا مفید۔

اور گاہے فعل منفی اسکا محذوف بھی ہوتا ہے بخلاف لم کے رجا کی مثال (قام الامیر ولما یرکب) (ت) اُٹھہ کھڑا ہوا امیر حالانکہ کبھی سوار ہی نہین ہوا لیکن آیندہ سواری کی امید کیجاتی ہے

حذف کی مثال (ندم زید ولما ای ولما ینفعہ م (ت نادم ہوا زید حالانکہ ندامت سے اوسی کبھی نفع نہوا۔

اور لما سے لم اس امر مین مستثنی ہے کہ اسپر ادوات شرط داخل ہوتے ہین لہذا ان لم تقرب ما اضرب کہینگے اور ان لما تقرب ما اضرب نہین کہینگے اور لم جب لا کے معنون کا مفید ہو تو مضارع کو جزم نہین دیتا (جیسے یوم الصلیف لم یوفون بالجار م (ت حلیف کے روز اونہون نے اپنے ہمسایہ سے وفا نہین کی یہ لم لا کے معنون مین ہے لہذا اُسنے عمل جزم جو اسقاط نون ہے نہین کیا۔

لام امر ولای نہی

لام امر مکسور ہی ہوتا ہے لیکن سلیم نحوی اسکے فتح کو بھی جائز رکھتا ہے اس صورت مین لام امر ولام ابتدائیہ مین جزم کے لحاظ سے

فرق ہوگا نہ اپنی ذاتی حرکت سے۔

اور بعد (واو) اور (فاء) اور (ثم) کے ساکن بھی ہوتا ہے (جیسے ثم لیقضوا لیوفوا نذورہم) (فلیضحکوا قلیلا) (ت) پھر وہ قضا کریں اور وہ نذریں وفا کریں۔ پس وہ کم ہنسیں۔

علاوہ امر حاضر معروف کے اول میں بھی لایا جاتا ہے اور گاہے مقدر ہو کر فعل کو مجزوم کرتا ہے (جیسے لکن یکن للخیر منک نصیب) (ت) لکن تجھے بھی البتہ خیر سے کوئی حصہ ہوگا اس مثال میں یکن مقدر اصل لیکن ہے۔

لا ی نہی

لا ی نہی اور اس کے فعل کے درمیان گاہے فاصلہ بھی ہوتا ہے (جیسے لا زید یضرب) (ت) نہ مارے زید۔

نحویوں کا بیان ہے کہ متکلم کے صیغوں پر بہ نسبت امر کے لا نہی

کم آتا ہے۔

ان حروف کا عمل صرف جزم ہے اور معمول صرف فعل اور اونکو حروف حر کہتے ہین۔

حروف ناصب اسم سات ہین

واؤ۔ یا۔ ہمزہ۔ الا۔ ایا۔ ای۔ ہیا۔ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے اور معمول اسم۔

واؤ

بنا بر قول شیخ عبد القاہر یہہ وہ واؤ ہے جو مع کے معنی کا مفید ہوتا ہے جسکے منصوب کو مفعول معہ کہتے ہین (جیسے استوی الماء والخشبۃ (ت) پانی لکڑی کے برابر ہے۔

الا

الا بتلا ہے کہ ماقبل میرا کسی دوسری شئی کے حکم سے مستثنی ہے
اور اس دوسری شئی کو مستثنی منہ کہتے ہین ۔

مستثنی مین عمل الا کی یہ شرط ہے کہ کلام مین ایک ایسا اسم مذکور یا
مقدر ہو جس سے اسم منصوب کا استثنا صحیح ہو مگر یہ لازم نہین
مستثنی منہ الا سے پہلے ہی ہو بلکہ عام ہے اس سے کہ ماقبل ہو یا مابعد
(جیسے جاءنی القوم الا زیدا جاءنی الا زیدا القوم)۔

حکم مستثنی کا بیان

مستثنی منہ کے حکم ایجابی سے اگر استثنا ہو تو مستثنی مین استثنا
حکم نفی کا مفید ہوگا اور حکم نفی سے اگر استثنا ہو تو حکم موجب کا مفید
اور مستثنی اگر مستثنی منہ مین استثنا سے پہلے داخل ہو تو اوسے
مستثنی متصل کہتے ہین اگر پہلے سے داخل نہو تو اوسے مستثنی

منقطع (جیسے جاء فی القوم الا زیدا) زید حکم قوم مین لفظ الّا کے ذکر سے پیشتر داخل ہے (جاء فی القوم الا حمارا) حمار الا کے ذکر سے پہلی داخل نہین ہے۔

وہ کلام کہ جسمین مستثنیٰ منہ مذکور ہو یا نہو خواہ وہ موجب ہو یعنی نفی و استفہام وہی نہو یا غیر موجب یعنی ان تین چیزون مین سے کسی ایک پر مشتمل ہو تو مستثنیٰ منصوب ہی ہوسکتا ہے (جاء فی القوم الا زیدا) (ت) سب قوم آئی مگر زید نہ آیا (ما جاء فی القوم الا زیداً) (ت) میرے پاس قوم سے کوئی نہین آیا مگر زید آیا (ما جاء القوم الّا زیدا) (ت) کیا قوم بجز زید کے آگئی (ما تشتم القوم الا زیدا) (ت) قوم کو گالی مت دے۔ مگر زید کو گالی دے۔

اگر مستثنیٰ منہ محذوف ہو خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب تو مستثنیٰ کے

اعراب سے مستثنیٰ معرب ہوگا یعنی وہ موقع رفع یا نصب یا جر میں ہو تو مستثنیٰ بھی مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوگا اور اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں (جیسے قسم اول کو غیر مفرغ۔

مستثنیٰ مفرغ کی مثالیں۔ ماجاءنی الا زید (ت)، سوا زید کے کوئی نہیں آیا۔ مارایت الا زیدا (ت)، زید کے سوا کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔ وما مررت الا بزید (ت)، میں زید کے سوا کسی اور کے ساتھ نہیں گیا قرأت الا یوم کذا

چونکہ استثناء بالا اثبات سے نفی اور نفی سے اثبات کا مفید ہوتا ہے لہذا (علی عشرۃ) سے علی التوالی واحد تک استثنا کرنے سے پانچ عدد حاصل ہوتے ہیں (جیسے علی عشرۃ الا تسعۃ الا ثمانیۃ الا سبعۃ الا ستۃ الا خمسۃ الا اربعۃ الا اثنین الا واحداً (ت) میرے ذمہ دس میں

مگر نو نہین ہین لکن آٹھہ ہین مگر سات نہین ہین لکن چھہ ہین مگر پانچ نہین ہین
لکن چار ہین مگر دو نہین ہین لکن ایک ہے جسکا حاصل پانچ عدد ہوئے

حروف ندا کا بیان اور وہ پانچ ہین

حروف ندا وہ ہین جو دوسرے کو بلانے کے لئے موضوع ہین
اور جسکو پکارا جاتا ہے وہ منادی کہلاتا ہے ۔
یہہ حروف منادی کو نصب دیتے ہین بشرطیکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے
مشابہ یا نکرہ غیر معینہ ۔
مضاف وہ اسم ہے جسکی دوسری کیطرف بتقدیر حرف جر نسبت ہو
خواہ وہ حرف جر فی ہو یا لام یا من
مشبہ بالمضاف وہ اسم ہے جو تکمیل معنے مین غیر کا محتاج ہو
(جیسے طالعاً جبلاً)

امثلہ منادی جیسے یا غلام زید و یا طالعًا جبلًا و یا رجلًا - ان مثالون مین (یا) حرف ندا اور غلام زید طالعًا جبلًا - اور رجلًا منادی ہین -

ہمزہ قریب کے لئے بولا جاتا ہے اور یا مثل آیا و ہیا بعید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ای متوسط اور قریب و بعید سب کے لئے بولا جاتا ہے ای کے ہمزہ کا بالمد پڑہنا ہی جائز ہے -

آ - بالمد بھی حروف ندا مین شمار کیا گیا ہے جو دور سے پکارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے -

شیخ عبد القاہر کے نزدیک یہی حروف اسم مین عمل نصب کرتے ہین اور سوا شیخ کے اورون کے نزدیک وہ فعل ہی ہے جسکے قائم مقام حروف ندا لائے جاتے ہین مثلًا یا زید ادعو زیدًا کے قائم مقام ہے -

اور مستثنیٰ مین ناصب بتوسط الا فعل ہے مثلاً جاء فی القوم الا زیداً
مین ناصب بتوسط الا فعل جاء فی ہے لکن قول شیخ ظاہر ہے
اور یہہ تکلف ۔

اسماء جازم فعل ۹ ہین

مَنْ ۔ مَا ۔ مَهْمَا ۔ اَیٌّ ۔ حَیْثُمَا ۔ اِذْمَا ۔ مَتٰی ۔ اَیْنَمَا ۔ اِنْ ۔ یہہ عوامل لفظی ہین
جو ان شرطیہ کی طرح معنی شرط کے مفید ہوتے ہین جنکے لئے
شرط و جزا کا ہونا لازم ہے ۔
ان اسماء سے مَنْ و مَا ۔ و اَیٌّ معنی شرطیت ہی کے مفید
ہوتے ہین ۔
اَیٌّ ۔ و مَنْ ۔ ذوی العقول کے لئے اور ما ذوی العقول غیر
ذوی العقول دونون کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۔

حیثما - اینما - انّی - ظرف مکان ہین - اور مہما - متی - اذما - متی ظرف
زمان یعنی وہ تینون بتلاتے ہین کہ ہمارا مدلول کسی فعل کا ظرف
مکان ہے اور یہ تینون بتلاتے ہین کہ ظرف زمان ہے مثلاً
(من یضربنی اضربہ) (ت) جو مجھے ماریگا مین اوسے مارونگا
(ایہم یضربنی اضربہ) (ت) جو اونمین کا مجھے ماریگا مین اوسے
مارونگا (ما تفعل افعل) (ت) جو تو کریگا مین بہی کرونگا (حیثما تذہب
اذہب) (ت) جہان تو جائیگا مین بہی وہان جاونگا (اینما تجلس
اجلس) (ت) جہان پر تو بیٹھیگا مین بہی بیٹھونگا (انی تقعد اقعد)
(ت) جہان تو بیٹھیگا مین بیٹھونگا (مہما تسر اسفر) (ت) جب تو سفر
کریگا مین بہی سفر کرونگا (اذ ما تاکل اکل) (ت) جب تو کہائیگا
مین بہی کہاونگا (متی تجئ اجئ) (ت) جب تو آئیگا مین بہی آونگا

ان اسما کا عمل جزم ہے اور معمول فعل مضارع اور معنی شرطیت مع ظرفیت
کے بامع استفہام کے مفید ہوتے ہین (جیسے من وما وائی۔

اول اسماء نکرہ کا بیان جن دوسرے اسم کو بنابر تمیز نصب دیتی ہین

ناصب اسم نکرہ چار اسم ہین اور وہ نکرہ منصوب ان چار کی
تمیز ہوتا ہے۔

تمیز وہ اسم ہے۔ جو دوسرے اسم کے ابہام کو رفع کرے۔
(جیسے اشتریت رطلا زیتا) (ت) ایک رطل زیتون مین نے
خرید کیا۔ (بعت کیلاً بُرّاً) (ت) ایک پیمانہ گیہون مین نے
فروخت کیا ان مثالون مین زیتاً و بُرّاً دونون رطل و کیل سے
ابہام جنسی کو رفع کرتے ہین پس ان چار اسم ناصب کو مبہم ممیز
بالفتح کہین گے اور اسم منکر منصوب کو اونکی تمیز۔

منجملہ ان چار کے پہلا اسم عدد ہے یعنی احد عشر سے تسع وتسعین تک جیسے
احد عشر رجلاً - اثنا عشر رجلاً - ثلاثۃ عشر رجلاً - اربعۃ عشر رجلاً خمسۃ عشر
رجلاً - ستۃ عشر رجلاً - سبعۃ عشر رجلاً ثمانیہ عشر رجلاً تسعۃ عشر رجلاً عشرون
رجلاً احد وعشرون رجلاً اثنان وعشرون رجلاً ثلاثۃ وعشرون رجلاً علی ہذا القیاس ثلاثون اربعون
خمسون
ستون - سبعون ثمانون - تسعون تک - پس جب ان کے ساتھ
احد سے لیکر تسع تک کو بذکر واو عطف ترکیب دیجائے تو یہ سب
اپنے مابعد کے اسم نکرہ کو بنا بر تمیز نصب دینگے لیکن احاد کی عشر کے ساتھ
ترکیب بتقدیر واو ہوگی اور عشرون سے تسعون تک کی ترکیب احاد کے ساتھ
بذکر واو اور عشرون سے لیکر تسعون تک کو عقود کہتے ہیں -
اور نیز باستثناء اثنا عشر کے احد عشر سے لیکر تسعۃ عشر تک دونوں
جزء مرکب کے مبنی بر فتح ہونگے اور اثنا عشر کا پہلا جز معرب اور دوسرا

مبنی بر فتح - اور مذکر کے لئے اثنا عشر تک دونون جزو بلا (تا) ہونگے
اور تسعۃ عشر تک پہلا جزو (تا) اور مونث کے لئے اثنا عشر تک
دونون جزو مونث اور ثلاث عشرۃ سے لیکر تسع عشرۃ تک جزو ثانی
(تا و تانیث) مثلاً اثنا عشرۃ امراۃ ونسوۃ و رجالا کہین گے اور ثلاث
عشرۃ امراۃ ونساءً و رجالاً کہینگے علی ہذا القیاس تسع عشرۃ تک -
اور عقود جنکا ذکر اوپر آچکا ہے مذکیر اور تانیث مین دونون مساوی ہین
لیکن ترکیب کی حالت مین جو دوسرا جزو اعداد سے انکے ساتھ ملایا
جائیگا اوسکا مذکیر و تانیث مین وہی پہلا حکم رہیگا جسکا اوپر بیان آچکا ہے
مثلاً مذکر کے لئے یون کہینگے احد وعشرون رجلاً - واثنان وعشرون
رجلاً - اور مونث کے لئے یون - احدی وعشرون امراۃ واثنتان
وعشرون امراۃ اور نیز مذکر کے لئے یون بولینگے - ثلاثۃ وعشرون غلاماً

اور مونث کے لئے یون ثلاث وعشرون جاریۃ علی ہذا القیاس

تسع وتسعین تک۔

اور دوسرا اون اسمون سے کم استفہامیہ ہے۔ اور تیسرا دکاین،

چوتھا دکذا،

کم وکذا کی لفظی تحقیق

صحیح یہی ہے کہ کم مفرد لفظ ہے دو لفظون سے مرکب نہین

لیکن بعض کا خیال ہے کہ کاف تشبیہ وما استفہامیہ سے مرکب ہے

یعنی الف کو گرا کر میم کو ساکن کیا گیا ہے۔

اور کذا تو ظاہر ہے کہ کاف تشبیہ وذا اسم اشارہ سے مرکب ہے

معنوی تحقیق

کم وکذا غالباً عدد سے کنایہ ہوتے ہین یعنی کسی شئی کی تعداد بتلاتے ہین

(جیسے کم عبداً عندک وکذا ودرہماً عندی (ت) کتنے غلام ہین تیرے پاس میرے پاس اتنے درہم ہین۔

اور کذا کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے (جیسے اتذکر یوم القیامۃ وفعلت کذا وکذا (ت) کیا یاد رکھتا ہے تو روز قیامت کو حالانکہ تو نے ایسے ایسے فعل کئے ہین۔

کم کبھی استفہام کا مفید ہوتا ہے اور کبھی خبر کا استفہام کی مثال (سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ وکم من قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَاہَا) (ت) بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کسقدر آیات بینات تمہین ہم نے دی ہین اور کس قدر قریے ہمنے ہلاک کئے ہین۔

کم خبریہ کی مثال جیسے (کم دارٍ بنیت (ت) اسقدر مکان مین نے بنائے ہین۔

اعراب تمیز کا بیان

کم خبریہ اور اوسکی تمیز کے درمیان کوئی فاصل نہو تو تمیز کو جر ہی دینا ہی
لہذا مثال مذکور مین کم دار مین بیت پڑہنا ہی درست ہے لیکن فاصل ہو تو
نصب لازم ہے جیسے (کم فی الدار رجلاً) (ت) گھر مین اسقدر
مرد ہین۔

کم خبریہ کی تمیز واحد اور جمع دونون طرح کی ہوتی ہے جیسے
(کم عبدا وعبیدا ملکت) (ت) بہت سے غلام یا غلامون کا مالک ہوا ہون مین
کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہی ہوا کرتی ہے لیکن
کم استفہامیہ پر کوئی حرف جر داخل ہو تو تمیز کا جر ہی درست سمجھا
گیا ہے جیسے (بکم درہم اشتریت) (ت) کسقدر درہم کو تو نے
خریدا۔

اور کبھی دونون کم کی تمیز پر من ہی داخل کرلیا جاتا ہے جیسے دکم من درہم عندی، ودکم من عبید عندک، لکن بصریین کے نزدیک کذا کی تمیز مجرور نہین ہوتی مگر کوفی کذا ثوب کو بالجر بھی جائز کہتے ہین

کاین کی لفظی تحقیق

کاین کاف تشبیہ اور ای منون سے مرکب ہے کیونکہ ای کا نون تنوین ترکیب کی حالت مین نون اصلی ہو جاتا ہے لہذا وقف نون ہی پر کیا جاتا ہے اور قران مین بھی اسیطرح وارد ہے۔

اور اسمین چار لغت اور بھی ہین کائ بروزن قاضٍ کیئ بروزن بیع کاءٍ عمٍ کی طرح کاءٍ ظبیٍ کے وزن پر۔

معنی کاین کا بیان

کاین کم جزیہ کے معنی کا مفید ہوتا ہے اور کبھی کم استفہامیہ کے

معنون کا جیسے (تجھے کوئی یون کہے کہ کاین تقرء سورۃ الاحزاب)

(ت) سورۃ احزاب کسقدر پڑہیگا تو - تو یون جواب دے کہ ثلاثاً

وسبعین آیۃ (ت) تہتر آیۃ -

لیکن اکثر اسکی تمیز پر من جارہ آتا ہے جیسے (کاین من آیۃ فی السموات

والارض (ت) آسمان اور زمین مین کسقدر نشانیان ہین -

اور کبہی من نہین بہی آتا ہے - جیسے یہ مصرعہ لنا فضلاً

علیکم ومنتہ -

کسقدر ہمارا تم پر احسان ہے

اسماء افعال کا بیان

اسماء افعال وہ ہین - جو معنی ماضی یا معنی امر کے مفید ہون اور اونکی

تعداد ہے ۶ اونمین سے اسم کو نصب دیتے ہین اور ۳ رفع

ناصب یہ ہین دونک - بلہ - علیک - حیہل - ہا - اور رافع یہ ہین

ہیہات - شتان - سرعان -

دونک دہار - دونون معنی خذ کے مفید ہوتے ہین

ہا کی لفظی تحقیق

ہا ہمزہ کے ساتہہ بالمد وقصر ۶ طرح سے پڑہا جاتا ہے جیسے ہاوہاء

اور دونون کے ساتہہ کاف خطاب بہی لاحق کیا جاتا ہے مذکر کے لئے

مفتوح اور مونث کے لئے مکسور جیسے ہاکَ - ہاکُمَا - ہاکم - ہاکُنَّ

اور گاہے بلا کاف ہمزہ ہی پر تصریف جاری کردیتے ہین جیسے

ہاءَ - ہاؤُما - ہاوم - ہاونَّ - چنانچہ قران مین بہی اسیطرح

وارد ہے - ہاوم اقرءوا کتابیہ (ت) لو اپنا عمل نامہ پڑہو -

بلہ معنی دع کا مفید ہے اور علیک معنی الزم کا اور حیہل بفتح لام

جہیل کی لغوی تحقیق

یہ ۶ طرح پر پڑہا گیا ہے اول بفتح حاء حطی و یاء تحتانی مشدد و ہاء ہوز

جیسے جَہَیَّل -

دوم بیاء مخففہ اور چارون حروف کا فتح (جیسے جَہَیَل)

سوم بیاء مشددہ اور تینون حروف کا فتح مع تنوین لام (جیسے جَہَّلٌ)

چہارم بسکون ہاء ہوز (جیسے جیہل -)

پنجم بالحاق الف بعد از لام (جیسے جَہَّلَا)

ششم بسکون یا تحتانی لام (جیسے جَیْہَل)

یہ چہون لغت متعدی بنفسہ ہوتے ہین اور گاہے بحرف جر

مثل باد علے والی جیسے (جَیہل الصلواۃ) (ت)

آؤ نماز

رُوَیْدَ

امہل کے معنی کا مفید ہوتا ہے جیسے رُوَیْدَ زیداً اے امہل زیداً

زید کو چھوڑ دے

ہیہات

بعد کے معنے میں آتا ہے جیسے ہیہات زید (ت) دور گیا زید

ہیہات کی لغوی تحقیق

فتح و کسرہ و ضمہ و اسکان و حذف (تا) و قلب تا بنون بھی جائز

رکھا گیا ہے اور قلب ہاء اول بہمزہ بھی اور نیز اس تقدیر پر قلب

تا بھی مع یا نون یا حذف مثلاً ہیہاتَ - ہَیْہَاتَ - ہَیْہَا - ہیہان - ایہات -

ہیہاک - ایہان - ایہا -

شَتَّان

شتان افترق کا ہم معنی ہے لہذا واسم پر آتا ہے جیسے شتان

زید و عمرو (ت) زید عمرو ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہین۔

سرعان

سرع کا ہم معنے ہے جیسے (سرع زیدٌ جلد گیا زید نے۔

اِن نُو کے علاوہ بہی اسماء افعال دریافت ہوئے ہین جن مین سے

ایک ہَلُمَّ ہے جو آت یا ایت کا ہم معنے ہے جیسے ہَلُمَّ جرًّا (ت)

کہینچتا چلا آ۔

دوسرا صَہ بلا تنوین یا بالتنوین ہے جو اسکت کا ہم معنی ہے (جیسے)

صہ اَنتَ (ت) چپ رہ۔

تیسرا آمین جو اتجب کے معنون مین آتا ہے مثلاً امین انت (ت)

قبول کرلے تو

افعال ناقصہ

یہ تیرا (۱۳) فعل ہین جو دو مختلف عمل کرتے ہین یعنی رفع و نصب جنکے

معمول بھی دو ہین ایک فوع دوسرا منصوب مرفوع کو ان افعال کا اسم کہتے ہین اور منصوب کو ان کی خبر۔

چونکہ یہ افعال تنہا اپنی مرفوع کے ساتھہ ملکر پورا کلام نہین بنتے لہذا انہین افعال ناقصہ کہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہین کان۔صار۔ اصبح۔ظل۔ بات۔ امسی۔ اضحی۔ مادام۔ ماانفک۔لیس۔ مابرح مازال۔ مافتی۔

کان دو معنون کا مفید ہوتا ہے ایک وجد کا ہم معنے ہوتا ہے جیسے کان المطر اسے وجد المطر یہ کان اپنے مرفوع سے ملکر پورا کلام ہوجاتا ہے لہذا اسے کان تامہ کہتے ہین جیسے (کان اللہ ولم یکن معہ شئے) (ت) اللہ موجود ہے اور کوئی شئے اوسکے ساتھہ نہین ہے۔

دوسرا ثبوتا ہے کہ ایک شے دوسری شے کو زمانہ ماضی میں بالقطاع

یا علی الدوام ثابت ہے (جیسے کان زید قائما) (ترجمہ) کان اللہ علیما حکیما

(ت) اللہ ہمیشہ علیم و حکیم ہے۔

کبھی زائد بھی ہوتا ہے (جیسے کیف تکلم من کان فی المہد صبیا)

(ت) جھولے میں کے لڑکے سے کیونکر بات کریں۔

بغیر کان کے بھی اس کلام کے یہی معنی ہونگے۔

فعل تعجب میں بھی کان زائد آتا ہے (جیسے ما کان اصح علم من سبق

(ت) کیا ہی عمدہ علم ہے اگلے لوگوں کا۔

اور کبھی محذوف بھی ہوتا ہے (جیسے انت منطلقا انطلقت

ای ان کنت (ت) اگر تیرے چلنے کی وجہ سے چلونگا۔

کبھی اپنے مرفوع کے ساتھ محذوف ہوتا ہے (جیسے ان خیرا فخیرا

ای ان کان علمہم خیراً فہو خیر (ت) اگر علم انکا بہتر ہے تو اچہا ہے -

کبہی کان کے مضارع سے نون گرا دیا جاتا ہے (جیسے فلاتک

فی مریۃ) ای فلاتکن فی مریۃ (ت) شک مین مت پڑ -

کبہی صار کا ہم معنی ہوتا ہے یعنی ایک شئے سی دوسری شئے کا انتقال

بتلاتا ہے جیسے (کان زیدٌ صحیحاً) ای صار زید صحیحاً (ت) زید نے

مرض سے صحت پائی -

صار کا حال

صار بتلاتا ہے کہ کسی شئے نے ایک حقیقت سے انتقال کیا ہے

یا مکان سے یا شخص یا وصف سے جیسے صار الطین حجراً - صار زید

من دار الی دار - صار زیدٌ من عمرو الے بکر - صار زید غنیا (ت)

کیچڑ پتھر ہو گیا زید ایک مکان سی دوسری مکان کیطرف گیا زید عمرو سی بکر کیطرف گیا

زید غنی ہوگیا۔

اَصْبَحَ ۔ اَمْسٰی ۔ اَضْحٰی ۔ ظَلَّ ۔ بَاتَ ۔

یہ افعال بتلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا ثبوت اوس زمانہ مین ہے جو ان افعال کے مصدر کا مدلول ہے جیسے اصبح زید سافراً ۔ امسی عمرو مقیماً ۔ اضحی بکرٌ اکلا ظل خالدٌ راکبًا ۔ بات فلانٌ فائمًا (ت) زید صبح کو گیا شام کو عمرو مقیم ہوا ۔ چاشت کے وقت بکر نے کہا یا خالد رات کو سوار ہوا فلان شخص رات کو سویا ۔ یہ پانچون فعل صار کے ہم معنی بھی ہوا کرتے ہین جیسے اصبح زید من دار الی دار ای صار منہا الیہا ۔ اور کبھی کان کیطرح سب تامہ بھی ہوتے یعنی مرفوع سے ملکر پورا کلام بنجاتے ہین لیکن اسوقت کسی شئے کا داخل ہونا مدلول ماخذ مین بتلاتے ہین جیسے (اصبح زید) (ت) صبح مین زید آیا ہے ۔

لیکن ظل - بات کا نامہ ہونا بہت ہی کم ہے اور صار کا ہم معنے ہونا اکثر ہے جیسے ظل الصبی بالغا - بات الشاب شیخا ای صار بالغا و شیخا -

مابرح - مازال - ماانفک - مافتی بتلاتے ہین کہ خبر کا ثبوت اسم کو بالدوام ہے جیسے مابرح اللہ عالما (ت) ہمیشہ سے خدا عالم ہے -

اور مادام یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے اسم کے لئے ثبوت خبر کا زمانہ کسی شئے آخر کا ظرف ہے جیسے تو دوسرے سے یون کہے (اجلس مادام زیدة السا - یا مادام زید جالسا اجلس) (ت) جبتک زید جالس ہے تو ہی بیٹھ اس صورت مین لازم ہے کہ مادام کے قبل یا بعد علاوہ اسم وخبر کے کوئی دوسرا کلام بھی مذکور ہو

لیس

ہمیشہ نفی حال کا مفید ہوتا ہے جیسے (لیس زید شاعراً) (ت زید شاعر نہین اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے نفی غیر حال مین بھی برتا جاتا ہے جیسے (زید لیس بذاہب امس وغداً ت) زید نہین گیا اور نہین جائیگا کل

ملحقات

آل - رجع - استحال - ارتد - تحویل - کبھی یہ بھی صار کے ہم معنی ہوتے ہین اور راض - حاد - راح - جاد - قعد - عدا - نیز کبھی صار کے معنون مین آتے ہین

افعال مقاربہ کا حال

افعال مقاربہ چار (۴) ہین جنکے افعال ناقصہ کی طرح دو مختلف عمل ہوتے ہین رفع - نصب - مرفوع کو انکا اسم اور منصوب کو انکی

خبر کہتے ہین وہ یہ ہین کاد۔ کرب۔ اوشک۔ عسی۔

کاد

کاد بتلاتا ہے کہ اسم کو خبر کا حصول خیال قائل کے موافق عنقریب ہوگا اور اکثر خبر کاد کی مضارع بلا دخول اِن ہوتی ہے اور گاہی یدخول ان جیسے (کاد زید یجئ) (ت) قریب ہے کہ زید آئے یعنی زید آنے کو ہے (کاد زید ان یقعد) (ت) قریب ہے کہ زید بیٹھ جائے یعنی زید بیٹھنے کو ہے۔

عسی

عسی بتلاتا ہے کہ خبر کا حصول اسم کو قریب تر ہوگا۔ یعنی بوجہ کسی خوف یا رجا کے عسی کے لانے سے قائل کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ خبر جلدی حاصل

ہونے والی ہے ۔

اسکی خبر اکثر فعل مضارع بدخول ان ہوتی ہے اور کبھی بلا ان

(عسیٰ زید اَن یخرج) (ت) قریب ہے کہ زید باہر نکلے یعنی

زید باہر نکلنے ہی کو ہے وعسیٰ الساعۃ ان تقوم) (ت) قریب تر قیامت

برپا ہوگی یعنی قیامت برپا ہونے ہی کو ہے (عسیٰ عمرو ان

یکرمنی) (ت) قریب تر زید مجھہ پر کرم کریگا یعنے زید مجھہ پر کرم کرنے

ہی کو ہے ۔

کرب اوشک

یہ دونون بتلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا حصول عنقریب شروع ہوگا

جیسے کرب زید یجئ (ت) اب زید آتا ہے (او شک زید یجئ

(ت) آب آتا ہے زید ۔

اکثر کرب کی خبر فعل مضارع بلا ان ہوتی ہے اور اوشک کی خبر
کبھی مع اَن اور کبھی بلا ان آتی ہے۔ اخذ وجعل طفق۔ کبھی اوشک کے
ہم معنی ہوتے ہین اور خبر کے بلا اِن ہونے مین مثل کاد کے ہین
جیسے اَخَذَ وجَعَلَ وطفق زید یفعل کذا۔ ای اوشک زید یفعل کذا۔
ہَلہَلَ۔ اولیٰ۔ اَقبَلُ۔ ہب انشاء کبھی افعال مقاربہ کے معنون
مین آتے ہین۔

اول کے تینون کاد کے معنی دیتے ہین جیسے کہ کہے تو (لہت
ادرکہ) (ت) عنقریب پالون گا مین اوسکو علی ہذا القیاس اولی
ادرکہ۔ واقبل ادرکہ۔

ہب وانشاء زید یفعل کذا ای طفق یفعل کذا (ت) زید وہ ایسا کرنے
ہی کو ہے۔

افعال شک و یقین

(تمہید) است یا نیست کے ادراک مساوی کو شک کہتے ہین راجح کو ظن اور مرجوح کو وہم اور دو شئے کی باہمی نسبت کے ادراک کو قطع نظر اس سے کہ وہ است یا نیست ہو۔ تخیل۔ اور ظن کو کبھی شک بھی کہتے ہین یہان پر شک سے ظن مراد ہے۔

یہ سات فعل ہین خلت[1]۔ علمت[2]۔ حسبت[3]۔ زعمت[4]۔ ظننت[5]۔ رایت[6] وجدت[7]۔ ان افعال کا عمل تو صرف نصب ہے لیکن انکے منصوب دو ہین اور ان افعال سے تین فعل معنی یقین کے مفید ہوتے ہین یعنی (علمت رایت وجدت) جیسے علمت زیدا فاضلا (ت) زید کو فاضل جانتا ہون (رایت اللہ اکبر من کل شئے (ت) اللہ کو سب سے بڑا جانتا ہون (وجدت اللہ توابا رحیما) اللہ کو توبہ پذیر اور

جیم جانتا ہون

خلت ظننت حسبت

یہ تینون مفید ظن ہوتے ہین جیسے (خلت زیدا قائماً ظننت عمرا فاضلاً حسبت بکرا نائماً) (ت) زید کو قائم۔ عمرو کو فاضل جانتا ہون اور بکر کو نایم گمان کرتا ہون۔

زعمت کبھی یقین اور کبھی ظن کا مفید ہوتا ہے جیسے (زعمت اللہ غفوراً زعمت الشیطان شکوراً) (ت) اللہ کو غفور جانتا ہون۔ شیطان کو شکر گزار گمان کرتا ہون۔

یہ مذکورہ چھہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہین اور بنا بر مفعولیت دونو کو نصب دیتے ہین جنمے فقط ایک کا حذف صرف صحیح نہین مگر شاذ و نادر ہان دونو کا حذف بشرط قرینہ ایک ساتھہ جائز ہے جیسے

من یسمع یخل مسموعہ صادقا (ت) جو سنتا ہے سچ گمان کرتا ہے
اگر اپنے دونون مفعولون کے بعد آوین تو اعمال سے اہمال انکا
اولی سمجھا گیا ہے جیسے (القوم فی اثری ظننت (ت) قوم کو اپنا پیچھا
لئے ہوئے گمان کرتا ہون اگر دونون مفعولون کے درمیان آوین
تو اعمال و اہمال دونون جایز ہین جیسے (زید اظنت فاضلاً) (زید جسبت
نائم) اور ان فعلون سے ماولا وان نافیہ بالام ابتدا یا قسم یا حرف
استفہام متصل ہون تو انکا اہمال واجب مانا گیا ہے جیسے (ما یعلم زید
فاضل ولا یعلم زید فاضل لیعلم کذا واللہ یعلم کذا۔ ایظن کذا۔ (ت) وہ نہین
جانیگا زید کو فاضل ضرور جانیگا اوسکو ایسا قسم ہے وہ ویسا ہی جانیگا
کیا وہ جانیگا ایسا۔ علمت کبھی عرفت کے معنون مین آتا ہے جیسے
علمت زیداً۔ ای عرفت اور ظننت کبھی اتہمت کے معنون مین بھی

آتا ہے جیسے (ظننت زیدا) ای الہمتہ (ت) جتایا مین نے اوس کو

رایت کبھی معنی ابصرت کا مفید ہوتا ہے مثلاً رایت الہلال ابصرتہ وجدت

الضالۃ ای اصبتہا (ت) پایا مین گم شدہ شئے کو اوس صورت مین

یہ چارون یعنی علمت۔ ظننت۔ رایت۔ وجدت ایک ہی مفعول کے

مقتضی ہونگے۔

افعال مدح و ذم

یہ چار فعل ہین جو مدح و ذم کا فائدہ دیتے ہین یعنی نعم۔ بئس

ساء حبذا۔ جنکا عمل اسم جنس کا رفع ہے (نعم و حبذا مفید مدح اور ساء

و بئس مفید ذم ہوتے ہین۔

نعم و بئس کی لفظی تحقیق

فا کلمہ مفتوح و عین کلمہ مکسور جیسے (نَعِمَ بَئِسَ) فا کلمہ مفتوح عین کلمہ

ساکن جیسے نَعْمَ بَئْسَ ، و بکسر فا و سکون عین نعم و بئس و بکسر ہر دو نعم و بئس

عین کلمہ حرف حلق ہو تو فتح فاء و کسرہ عین بنی تمیم کے نعت مین مطلقاً جایز ہو

چنانچہ سیبویہ کا بیان ہے کہ نعت بنی تمیم پر کل عرب کا اتفاق ہے ۔

ان افعال کے ترکیبی حالت کا بیان

انکا فاعل مبہم جنس معروف باللام ہوتا ہے ۔ معروف باللام مذکور کیطرف

مضاف یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو خواہ مضاف ہو باضافت

لفظی یا غیر مضاف یا ما منکر موصول ہو جیسے (نعم الرجل زید) (ت)

وہ اچہا آدمی ہے یعنی زید (نعم صاحب الرجل زید) (ت) اوس آدمی کا

مصاحب اچہا ہے یعنی زید (نعم ضارب رجل) (ت) وہ اچہا مارنیوالا

مرد ہے (نعم رجلا زید) (ت) وہ اچہا مرد ہے یعنی زید (فنعما ہی)

(ت) پس وہ اچہی چیز ہے یعنی علم

اور جو اسم کو فاعل کے بعد آتا ہے جیسے مذکورہ مثالون مین زید وغیرہ اوسے
مخصوص بالمدح یا ذم کہتے ہین اور یہ فعل مدح و ذم فاعل سے ملکر اوس
مخصوص کی خبر اور وہ مخصوص مبتدا ہوتا ہے اور مبتدا خبر سے ملکر جملہ
اسمیہ ہوتا ہے جسے جملہ کبری کہتے ہین اور فعل مذکور فاعل سے ملکر جملہ
صغری —

یا مخصوص مذکور مبتدا محذوف کی خبر ہوگا جسکی یون تقدیر کیجاتی ہے
(کہ نعم الرجل ہو زید) پس اس تقدیر پر دو جملہ علیحدہ ہونگے ایک فعلیہ جو فعل
فاعل سے ملکر بنتا ہے اور دوسرا اسمیہ جو مبتداء محذوف و خبر مذکور سے
بنتا ہے —

اور کبھی مخصوص بالمدح و ذم نعم و بئس و ساء سے مقدم بھی ہوا کرتا ہے
پس اسصورت مین وہ مخصوص مبتداء ہوگا جسکی خبر فعل یا فاعل جملہ فعلیہ ہوگا

جیسے (زید نعم الرجل) (ت) زید اچھا آدمی ہے۔

اور کبھی کسی قرینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے مخصوص مالمح وذم کو

حذف بھی کردیا کرتے ہیں جیسے (نعم العبد) ای ایوب (ت) اچھا بندہ

ہے ایوب۔

سا، وبئس کا ایک ہی حکم ہے جیسے جبذا ونعم کا جسکا اوپر بیان آچکا ہے

اور اس کی مثالیں بھی وہی ہیں لیکن جبذا زید میں (ذا) فاعل ہے

اور زید مخصوص جبذا کا مخصوص سپر مقدم نہیں ہوتا لیکن بروقت قرینہ کے

محذوف کیا جا سکتا ہے جیسے (جبذا الرجل) ای زید۔

یہاں تک عامل لفظی سماعی کی بحث تھی اب اون عوامل سے بحث

کیجاتی ہے کہ جنکا عمل قیاسی ہے یعنی باقاعدہ ہے صرف سماعت پر

موقوف نہیں

عوامل قیاسی کا بیان

وہ عوامل کہ جنکا عمل کسی قاعدہ پر مبنی ہوسات ہین - اسم فاعل - مصدر
اسم مفعول - مضاف - فعل - صفتہ مشبہ - اور اسم تام جو ناصب
تمیز ہے -

فعل

فعل خواہ لازم یا متعدی معروف ہو یا مجہول ماضی ہو مضارع
امر ہو یا نہی یا استثنائے مجہول فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ
ذہب عمروٌ - یضرب بکرٌ - یذہب خالدٌ - اضرب - لا تضرب -
یہان پر فاعل سے مُراد عام ہے اسم ظاہر ہو یا
ضمیر بارز یا مستتر جیسے زید ضرب و الزیدان
ضربا و الزیدان یضربان و الزیدون یضربون
ان سب مثالون مین فاعل ضمیر مستتر ہے لیکن بقول بعض نحویین کے

گی

بارز ہے علی ہذا القیاس مونث غائب کے صیغون مین ضمیر مستتر فاعل ہو

اور اسیطرح پر مخاطب و متکلم وامر حاضر کے صیغون مین لیکن بعض نحوئین

کی رائے ہے کہ مخاطب و متکلم کے صیغون مین ضمیر بارز متصل فاعل ہے

جسکی تفصیل انشا اللہ تعالی بحث معمول مین ہوگی۔

فاعل وہ ہے کہ جسکی طرف فعل کی نسبت بحیثیت قیام کیجائے بشرطیکہ

فعل اوس سے مقدم ہو جیسے ضرب زیدٌ و ذہب عمروٌ اس مثالمین

زید و عمرو کیطرف نسبت ضرب بحیثیت قیام کی گئی ہے اور قیام

فعل سے عام مراد ہے خواہ اوس سے صادر ہو یا بلا صدور قائم

ہو جیسے مات و مرض زید۔

مفاعیل

مفعول بہ۔ وہ ہے جسکی طرف فعل کی نسبت باعتبار

وقوع کے ہو جیسے (ضرب زید عمرواً (ت) زید نے عمرو کو مارا

زید کیطرف نسبت ضرب صدور کی جہت سے اور عمرو کیطرف وقوع

کے لحاظ سے ہے کیونکہ ضرب زید عمرواً تبلاتا ہے کہ زید سے ضرب صادر

ہوکر عمرو پر واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی کی تاکید یا تنویع یا تعداد

تبلائے جیسے ضربت۔ ضرباً۔ ضربۃً۔ ضربتین۔ جلست جلسۃ الامیر

ضرباً۔ ظاہر کرتا ہے کہ ضرب ضرور ہی صادر ہوئی ہے۔ ضربۃً

وضربتین تبلاتے ہیں کہ ضرب ایک دفعہ اور دو دفعہ صادر ہوئی ہو

اور جلسۃ الامیر تبلاتا ہے کہ جلسہ مذکور امیر کے جلسہ کا سا ہے۔

مفعول لہٗ وہ ہے۔ جو یہ ظاہر کرے کہ فعل کا وجود میری سبب سے ہوا

خواہ وہ غائب فعل ہو یا سبب مقدم جیسے (قعدت عن الحرب جبنا

ضربت تادیبارت) بوجہ خیانت (نامردی) مین نے جنگ نہین کی
بلکہ ادب سکھانے کی غرض سے مارا ۔ جنباً وتادیباً تبلا رہے ہین
کہ قعود وضرب کا وجود ہماری وجہ سے ہوا ہے ۔ مفعول فیہ وہ ہے
کہ جو یہ ظاہر کرے کہ میرا مدلول وجود فعل کا ظرف مکان
یا ظرف زمان ہے جیسے (صمت یوم الجمعۃ وصلیت المصلا) یوم
جمعہ ظاہر کرتا ہے کہ روز جمعہ صوم کا ظرف زمان ہے اور مصلا
تبلاتا ہے کہ عیدگاہ صلوۃ کا ظرف مکان ہے ۔

مفعول معہ وہ ہے ۔ جو بواسطۂ واؤ (جو بمعنی مع ہے) اپنی شرکت
فاعل یا مفعول سے ظاہر کرے جیسے استوی الماء والخشبۃ) والخشبۃ
تبلاتا ہے کہ لکڑی پانی کے ساتھ استوا مین شریک ہے ۔

یہ بیان تبلاتا ہے کہ فعل مطلقاً دو عمل کرتا ہے فاعل کا رفع اور سواء

مفعول بہ کے اور مفعولون کو بھی نصب دیتا ہے مگر فعل مجہول بعوض فاعل کے مفعول بہ کو بھی رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ کہ زید دراصل مضروب اور مفعول بہ ہے جسکو ضرب نے ضارب اور فاعل کے جگہ مرفوع کردیا ہے حال وہ ہے جو فاعل یا مفعول کی کیفیت فاعل و مفعول ہونیکی حیثیت سے بتلائے جیسے جاء زید راکبًا وضربت عمرًا قاعدًا۔ راکبًا زید کی مجی کی حیثیت سے کیفیت بتلاتا ہے اور قاعدًا عمرو کے مضروب ہونے کی حیثیت سے

تمیز

تمیز سے یہاں مراد وہ ہے جو نسبت فعل سے ابہام کو رفع کرے جیسے طاب زیدٌ ابًا۔ ابًا بتلاتا ہے کہ زید کی طرف طاب کی نسبت ابنیت کے لحاظ سے ہے۔

مصدر

بشرطیکہ اپنے معمول سے متاخر اور موصوف اور مصغر اور معرف باللام نہو تو فعل متعدی کا مصدر اوسکی طرح رفع و نصب کا عمل کرتا ہے اور مصدر لازم بھی مثل فعل سوا مفعول بہ کے فاعل کو رفع اور باقی کو نصب دیتا ہے جیسے اعجبنی ضربُ زیدٌ عمراً۔ زید ضربُ کا فاعل مرفوع اور عمرو مفعول بہ منصوب ہے۔ اعجبنی ذہابُ عمروٌ علیٰ ہذا القیاس۔

چونکہ مصدر کا عمل شروط مذکورہ سے مشروط سمجھا گیا ہے۔ لہذا باانتفاء شروط مذکورہ یوں کہنا صحیح نہوگا اعجبنی ضرب شدید زید عمراً اعجبنی ضریب زیدٌ عمراً اعجبنی الضرب زید عمراً کیونکہ در صورت اول مصدر موصوف بوصف شدید ہے و در صورت ثانی مصغر و در صورت ثالث معرف باللام ہے۔ اور یوں بھی درست نہوگا اعجبنی زید ضربُ عمراً و اعجبنی زید عمراً ضربُ۔ کیونکہ معمول

اِن صورتوں میں مصدر پر مقدم ہے۔

نیز باستثنا فعل مصدر کے فاعل کا حذف اور فاعل یا مفعول کی طرف اوس کی اضافت بھی جائز ہے جیسے ضربُ زید وقتلُ عمرٍو واطعام تمیمٍ وغیرہ

اسم فاعل

اسم فاعل بھی اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے متعدی سے ماخوذ ہو تو متعدی کا اور لازمی سے ماخوذ ہو تو لازمی کا جیسے زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمراً۔ گو اسم فاعل مبالغہ ہی کیلئے کیوں نہو جیسے زید ضرابٌ ابوہ عمراً یا معمول سے متاخر ہی کیوں نحو جیسے جاءنی زید فرسہ راکباً (ت) زید اپنے گھوڑے پر سوار آیا۔

لیکن عمل اسم فاعل کا دو شرط سے مشروط ہے ایک یہ کہ مصغر نہو اور دوسرے یہ کہ چھ چیزوں سے کسی ایک پر اعتماد رکھتا ہو وہ چھ چیزیں

یہ ہین موصوف موصول۔ ذی الحال۔ حرف استفہام۔ نفی۔ مبتدا
ان چھہ چیزون سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہین کہ اسم فاعل
یا کسی کی صفت ہو جیسے جاء رجل ضاربٌ ابوہ عمروًا اس مثال مین
ضاربٌ ابوہ عمرا رجل کا وصف ہے۔
یا صلہ موصول ہو جیسے جاء نی الضارب ابوہ عمروًا۔ الضاربٌ لام الذی
کے معنون مین ہے جسکا صلہ ضاربٌ ہے بمعنی ضرب یا فاعل
یا مفعول سے حال ہو جیسے (جاء نی زیدٌ راکبًا فرسہ) (ت) آیا زید
اپنے گھوڑے پر سوار۔ راکبًا فرسہ زید کا (جو جاء کا فاعل ہے)
حال اور زید اوسکا ذو الحال ہے۔
یا خبر مبتدا ہو جیسے زید ضارب عمرًا۔ ضاربٌ عمرًا زید کی خبر ہے
یا حرف نفی کا منفی ہو جیسے ما ضارب بکرٌ خالدًا (ت) بکر خالد کو

نہیں مارے گا۔

جمہور نحاۃ نے علاوہ شروط مذکورہ کے ایک اور شرط بھی بتلائی ہے

وہ یہ کہ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہو جیسے زید ضاربٌ غلامہ

عمراً الآن او غداً۔

لیکن یہ شرط درست نہیں ہے کیونکہ اسم فاعل بمعنی ماضی بھی عمل

کرتا ہے جیسے زید معط عمرو امس (ت) کل کے روز زید نے عمرو کو

کچھ عطا کیا۔

لازمی اسم فاعل کبھی فاعل کیطرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے (زید قائم الاب)

(ت) زید کا باپ قائم ہے اور متعدی سوا مفعول کے کسی اور کیطرف

مضاف نہیں ہوتا جیسے (والمقیمی الصلوۃ) (ت) اور وہ لوگ

اسم مفعول

اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی کو نصب

اسکی شرطیں وہی ہین جو اسم فاعل مین بیان ہوچکے۔

صفت مشبہ

جس فعل سے ماخوذ ہوتی ہے اوسی فعل کا عمل کرتی ہے اوس ضمیر مین جسکا مرجع

اس صفت کا موصوف ہو جیسے زید حسن الوجہ، وزید حسنٌ وجہاً۔

یا اوس اسم ظاہر مین عمل کرتی ہے کہ جسکو اسکے موصوف سے تعلق ہو

جیسے زید حسنٌ وجہہ پہلی صورت مین حسن کا معمول حسن کی ضمیر مستتر ہے

جو زید کی طرف راجع ہے اور صورت ثانی مین وجہ معمول ہے جسکو

زید سے تعلق ہے صفت مشبہ کا عمل بھی انہین شروط سے مشروط ہے

جن پر اسم فاعل کا عمل موقوف ہے۔

مضاف

مضاف وہی اپنے مابعد میں عمل جر کرتا ہے خواہ باضافت لفظی مضاف ہو یا باضافت معنوی جنکی تفسیر آیندہ آئیگی۔

بروقت اضافت مضاف سے تنوین اور نون تثنیہ و نون جمع وجوبا دور کئے جاتے ہیں جیسے غلام زید غلاما زید غلاموا زید ضارب زید ضاربا زید ضاربو زید۔

اضافت لفظی یہ ہے کہ مصدر یا صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضرب بکر و ضارب عمرو۔

اضافت معنوی یہ ہے کہ مضاف مصدر یا صفت نہو یا معمول کیطرف مضاف نہو جسکی تین قسمیں ہیں اضافت بتقدیر من یا فی یا لام۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ مضاف کا اصل اور اوسکی نسبت اخص من وجہ ہو جیسے خاتم فضۃ ای من فضۃ تو اضافت بتقدیر من ہوگی

اِس مثال مین فضہ اور خاتم مین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے
کیونکہ فضہ و خاتم معاً بھی موجود ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے
علیحدہ بھی اور اسی کو نسبت عموم و خصوص من وجہ کہتے ہین اور نیز فضہ مادہ
خاتم بھی ہے۔

اور اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت تبقدیر فی ہوگی جیسے
ضرب الیوم و صائم الجمعۃ کیونکہ یوم و جمعہ ضرب و صوم کے ظرف
زمان ہین۔

اور جالس المسجد مین مسجد جلوس کا ظرف مکان ہے اور مضاف الیہ
مضاف کا اگر ظرف نہو اور نہ اوس کی نسبت اخص من وجہ ہو تو اضافت
تبقدیر لام ہوگی جیسے غلام زید و علم الفقہ ای لزید و للفقہ۔

لیکن حق یہی ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اوسوقت بھی

اضافت بتقدیر لام ہی ہوگی جیسے ضرب الیوم یعنی وہ ضرب جسکو آج کے روز سے خصوصیت ہے اور نیز اضافت معنوی مین مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہے بخلاف مذہب کوفیین کے کیونکہ کوفی اسماء عدد کی تعریف کے ساتھ بھی اضافت جائز رکھتے ہین جیسے الثلاثۃ الاثواب۔

اسم تام

اسم کی ۴ چیزون سے تکمیل ہوتی ہے اوّل تنوین سے لفظاً ہو یا تقدیراً لفظاً جیسے اسم منصرف مین اور تقدیراً جیسے غیر منصرف مین دونونکی مثال رطلاً۔ زیتاً۔ مکائیلُ بُرّاً۔ ومثاقیلُ ذہباً رطلا کی تکمیل بہ تنوین لفظی ومکائیل ومثاقیل کی بہ تنوین تقدیری ہے۔

دوم نون تثنیہ سے جیسے منوان سمناً

سوم نون جمع یا شبہ جمع سے جیسے ملئون عسلاً عشرون جملاً

چہارم اضافت سے جیسے علی التمرۃ مثلہا زبدًا

پس جس اسم تام مین بحسب وضع ابہام ہو تو ضرور ہی وہ واسطے رفع ابہام کے تمیز کا مقتضی ہوگا اور تمیز مین عمل نصب کریگا جیسے امثال مذکورہ۔

عامل معنوی کا بیان

اسم یا فعل کی عوامل لفظی سے تجرید کو معنوی عامل کہتے ہین لہذا فعل مضارع جب عوامل لفظی سے خالی ہو تو مرفوع پڑہا جاتا ہے کیونکہ عوامل لفظی سے اسکی تجرید وہی اوس مین عامل رافع ہے جیسے کہ مبتدا مین عوامل لفظی سے تجرید مبتدا کی رافع ہے۔

مضارع مین عوامل لفظی سے تجرید کو عامل معنوی قرار دینا کوفیین کی رائے ہے۔

بصریین کا خیال ہے کہ مضارع کا اسم کے قائم مقام آنا ہی اوسکا عامل معنوی رافع ہے کیونکہ زید قائم کی جگہ زید یقوم کہا جاتا ہی پس قائم کی جگہ یقوم کا آنا ہی یقوم کا رافع ہے لیکن کسائی نحوی کا قول ہے کہ رافع مضارع عامل لفظی ہے یعنی حروف مضارعت جسکا مجموعہ کلمہ اتین ہے۔

مبتدا و خبر

غالباً مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے مجرد اور مسند الیہ ہو اور خبر وہ ہے جو عامل لفظی سے مجرد اور مبتدا کی طرف مسند ہو جیسے زید قائم اس مثال مین زید مبتدا اور قائم خبر ہے۔

کوفیین کی یہ رائے ہے کہ مبتدا و خبر کی عوامل لفظی سے تجرید ہی انکا عامل رافع ہے اور بعض کی رائے ہے کہ مبتدا مین رافع عامل معنوی ہے

اور خبر مین مبتدا عامل ہے یعنی خبر کا عامل لفظی ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ دونون مین عامل رافع لفظی ہے یعنی مبتدا خبر مین

اور خبر مبتدا مین۔

تتمہ بحث العوامل اللفظیۃ والمعنویۃ

حروف عطف

یہ وہ حروف ہین جو مابعد کی ماقبل کے ساتھ کسی حکم مین شرکت ظاہر کرتے ہین جنکی مشہور تعداد ۱۰ تک ہے۔ واو۱ - او۲ - فا۳ - ثم۴ - حتی۵ - او۶ اما۷ - ام۸ - بل۹ - لکن۱۰ - لا۱۱ - کلمہ ای۱۲ - جب کسی امر مبہم کی تفسیر ہو تو سکاکی کے نزدیک یہ بھی حروف عطف سے شمار کیا گیا ہے۔

واو اپنے مابعد کی اپنے ماقبل سے بلا لحاظ ترتیب کے شرکت ظاہر کرتا ہے اگرچہ نفس الامر مین ترتیب ہو لہذا معطوف علیہ کبھی در حقیقت معطوف کا مضاف بھی ہوتا ہے جیسے یہ آیۃ

(فانجیناہ واصحاب السفینۃ) (ت) اور سکو اور اصحاب سفینہ کو ہمنے
معًا نجات دی اور کبھی مقدم جیسے یہ آیۃ (لقد ارسلنا نوحا و
ابراہیم) (ت) ضرور ہمنے نوح اور ابراہیم کو بھیجا ہے۔ گو دونون
حکم ارسال مین شریک ہین لیکن درحقیقت ارسال نوح ارسال
ابراہیم کی نسبت مقدم ہے مگر واؤ سے اس تقدم کا اظہار
مقصود نہین اور کبھی متاخر جیسے یہ آیۃ (کذلک یوحی الیک
والے الذین من قبلک) (ت) اسیطرح تیری طرف اور
لوگون کی طرف جو تجھہ سے پہلے گذرے ہین وحی کیگئی یہان
مخاطب کی طرف وحی پہلے لوگون کی وحی سے متاخر ہے

فاء

ترتیب عطف کا فائدہ دیتا ہے خواہ معنوی ترتیب ہو جیسے

قام زید فعمرو یا ذکری ہو یعنی ظاہر کرے کہ مابعد ماقبل کی تفصیل ہے کیونکہ اجما
ل ذکر بعد تفصیل سے مقدم ہوا کرتا ہے جیسے یہ آیۃ فازلہما الشیطان فاخرجہما۔
(ت) پس ان دونون کے قدم ڈگا دئے شیطان نے پھر نکالا انکو جنت سے
اخرجہما ازلہما کی تفصیل ہے۔

ثم ۔ حتی

ثم مع ترتیب کے مہلت بھی بتلاتا ہے اور حتی بھی لیکن حتی ثم کی نسبت مہلت
مین کچھ کمی ظاہر کرتا ہے جیسے (جاءنی زید ثم عمرو (ت) پہلے میرے
پاس زید آیا پھر عمرو (قدم الحاج حتی المشاۃ) (ت) حاجی آئے اور
تھوڑے دیر کے بعد پیدل بھی۔

او ۔ اما ۔ ام

یہ تینون بتلاتے ہین کہ دو امر سے ایک لا علی التعین مراد ہے

جیسے کہتے ہین خذ ہذا - او ہذا - اما ہذا - ام ہذا -

کبھی او اباحت کا مفید ہوتا ہے جیسے جالس الحسن او ابن سیرین -

دت حسن یا ابن سیرین کے پاس بیٹھ یعنی تجھکو مباح ہے کہ جسکے ساتھ

چاہے بیٹھ -

ام کا استعمال لازم کرتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ حرف استفہام

متصل ہو جیسے ازید عندک ام عمرو (دت) کیا زید تیرے پاس ہے

یا عمرو -

تکرار ام معطوف او معطوف علیہ کے ساتھ اپنے اتصال کو لازم

کرتا ہے جیسے (جارنی اما زید واما عمرو) (دت) میرے پاس یا زید آیا ہے

یا عمرو چلا اما تو یا لاتفاق عاطفہ نہین ہے اور ثانی ہی بعض کی پاس

تنس ملازمت واو عاطفہ کی وجہ سے ہے لیکن مفید عطف نہین

اور بعض کے نزدیک واو ایک اما کا عطف دوسرے اما پر ظاہر کرتا ہے اور اما عطف مدخول ظاہر کرتا ہے

بل - لکن - لا

یہ تینون دو چیزون مین سے ایک کی تعین بتلاتے ہین جیسے (جاء زید لکن عمرو) (ت) نہین آیا زید لکن عمرو آیا ہے (جاء زید بل عمرو - زید نہین آیا بلکہ عمرو آیا ہے) (جاء زید لا عمرو) (ت) زید آیا نہ عمرو

حروف استفہام

ہمزہ - ہل

یہ دونون استفہام یعنی استفسار کے لئے آتے ہین جیسے (انک لانت یوسف) (ت) کیا تو یوسف ہی ہے (ہل من خالق غیر اللہ) (ت) کیا کوئی سوا اللہ کے خالق ہے -

حروف نفی

اِن

اِن نفی کے معنون مین آتا ہے جیسے اِن الحکم الّا للہ (ت) اللہ ہی کا حکم ہے۔

ما ۱ ولا ۲

ما نفی حال کے لئے اور لا نفی استقبال کے لئے آتا ہے جیسے (ما اضرب الآن) (ت) اب نہین مارونگا۔ (ما یضرب غداً) (وہ کل کو نہین ماریگا۔

کلمات تخضیض و تندیم

ہلّا ۱ - الّا ۲ - لولا ۳ - لوما ۴

یہ چارون مضارع مین تخضیض کے مفید ہوتے ہین یعنی ورغلانا

لگانے کے مفید ہوتے ہین جیسے (ہلّا والاّ ولوما ولولاتضرب)
(ت) کیون نہین مانتا تو ہلّا - الاّ - لوما - لولایقول) (ت) کیون نہین کہتا تو
اور ماضی ہین تنذیم کے مفید ہوتے ہین یعنی دوسرے کو نادم کرنیکے
معنی تبلاتے ہین جیسے (ہلاقلت) (ت) کیون نہ کہا تونے (ہلا اخرتنی
الی رجل قریب) (ت) تھوڑے دیر تک تونے مجھکو کیون مہلت ندی

کلمات ایجاب

نَعَمْ - اجل - جیر - اِنَّ - اِیْ

یہ سب کسی بات کی تصدیق کرنیکے لئے آتے ہین -
نعم - جواب سوال مین بولا جاتا ہے جیسے تجھسے کوئی یون کہے
اقام زید تو تو یون جواب دے - نعم - اور باقی خبر کی تصدیق ظاہر
کرتے ہین جیسے کوئی یون کہے قد اتاک زید اور تو یون جواب دے

اصل باجیر یا انّ ان سب کا مطلب زید کی آنیکی تصدیق کا اظہار ہے

بلی

بلی ایجاب کلام منفی کے لئے آتا ہے لہذا بعد کلام منفی یا منفی مع استفہام کے بعد بولا جاتا ہے جیسے کوئی کہے ماقام زید تو تو یون کہے۔ بلی یا وہ یون کہے الم تقم زید تو تو یون جواب دے۔ بلی جسکے معنی یہ ہین کہ ہان زید آیا ہے۔

حروف استقبال

سین۔ سوف۔ لا

یہ تینون مفید معنی استقبال ہین جیسے سیضرب۔ سوف یقبل ولا یفعل

کلمات تنبیہ

کلّا۔ ہا۔ اَلا۔ اَما

یہ چارون دوسرے کو کسی امر پر تنبہ کرنیکے لئے لائی جاتی ہین

جیسے (کلا لاتطعم) (ت) ہان مت کہا نہ کہلا (ہا انا اقول) (ت)
ہان مین کہتا ہون (الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیہم) (ت) بیشک
خدا کے دوستون پر کوئی خوف نہین ہے۔
اما اکثر قسم کے اول مین لایا جاتا ہے جیسے اما واللہ لاضربنّک
(ت) ہان خدا کی قسم مین تجھکو ضرور مارونگا۔

کلمۂ تحقیق و تقلیل و تکثیر

(قد)

جب ماضی پر لایا جاتا ہے تو زمانۂ حال سے زمانۂ ماضی کا قرب ظاہر کرتا ہے
جیسے (قد قام زید) (ت) زید ابھی کھڑا ہوا ہے۔
اور مضارع مین گاہے تقلیل و گاہے تکثیر کا مفید ہوتا ہے جیسے
قد تصدق الکذب (ت) کبھی کبھی جھوٹ بھی سچ ہوجاتا ہے (قدری

تقلب وجہک (ت) ہم اکثر تیرا مونہہ پھرانا دیکھتے ہین۔

اور کبھی ماضی اور مضارع دونون مین تحقیق یا توقع کا افادہ بخشتا ہے

جیسے (قد افلح المؤمنون) (ت) بیشک مومنین چھوٹ گئے ہین (قد

قامت الصلوٰۃ (ت) نماز قائم (شروع ہونے کو ہے (قد یقدم الغا

(ت) آجکے روز وہ غائب آہی جائیگا۔

اور بحذف قد فعل کا باقی رکھنا بھی جائز سمجھا گیا ہے جیسے (یا القوم وزید

فعل کذا) ای قد فعل کذا (ت) ای قوم تیرا کیا حال ہے حالانکہ زید نے

ایسا کیا ہے۔

حروف تفسیر

ای

تفسیر ماقبل کے لئے آتا ہے جیسے جاء رجل ای زید۔ قُتل زید

ای ضَرِبَ ضربا شدیدا

اَنْ ۱ - اِنْ ۲ - اُنْ ۳ - مَا ۴ - وَلَا ۵

یہ تینون تخفیف نون کبھی زاید بھی آتے ہین جیسے ما ولا (زیادت کی مثال) (فلما اَنْ جاء بشیر) (ت) جب آیا خوشخبری دینے والا۔

یہ لفظ بنون مخففہ بحرکات ثلاثہ ہمزہ وبسکون نون زاید ہے بغیر اِن کے بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو اِن کے ساتھہ سمجھتے جاتے ہین جیسے (ایما تدعوا) (ت) کس کو بلاتا ہے (ایما الاجلین قضیت) (ت) کونسی مدت تونے مقرر کی۔ ان دونون مثالونمین ایما کا ما زاید ہے بغیر اسکے بھی وہی معنی ہین جو ما کے ساتھہ مفہوم ہوتے ہین (ما منعک الا تسجد) (ت) کس نے تجھے سجدہ کرنے سے منع کیا ہے ان لا تسجد کا لا زایدہ ہے (لا اقسم بیوم القیامۃ) (ت) قسم کھاتا ہون مین روز قیامت کی

ان حروف کو حروف کو زیادہ کہتے ہین -

اقسام تنوین

تنوین - وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتا ہی جیسے زیدًا زیدٌ زیدٍ اسکی پانچ قسمین ہین تنوین تنکیر - تنوین تمکن - تنوین عوض تنوین تقابل - تنوین ترنم - تنوین تنکیر وہ ہے جو معرفہ ونکرہ کے درمیان تفریق کردے اور بتلائے کہ میرے مدخول سے ایک شئی غیر معین مراد ہے جیسے (صہ) جسکے معنی اسکت سکوتا ما کے ہین یعنی اسکت سکوتا ما فی وقت ما (ت) کسی طرح بھی سکوت کر -

تنوین تمکن وہ ہے - جو اسم مدخول کے منصرف ہونے پر دلالت کرے جیسے زیدٌ ورجلٌ

تنوین عوض وہ ہے - جو مضاف الیہ کے عوض مضاف کے آخر ین

لائے جائے جیسے جعلنا بعضہم فوق بعض ای فوق بعضہم (ت) ہمنے
انمین سے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے۔

تنوین تقابل وہ ہے۔ جو نون جمع مذکر سالم کے مقابل لائی جائے جیسے
مسلماتِ مسلمات مین الف و تا بمقابل واؤ جمع کے ہے اور تنوین
بمقابل نون مسلمون کے زائد کیگئی ہے۔

تنوین ترنم وہ ہے۔ جو حسن صوت کیلئے آخر کلمہ مین زاید کیجاتی ہے
پہلی چار وں قسمین اسم کے ساتھہ خاص ہین اور تنوین ترنم اس و فعل
دونون مین آتی ہے بلکہ معرفہ مین بھی جیسے اس شعر مین (شعر)
اقلی اللوم عاذل والعتابن ۔ وقولی ان اصبت لقد اصابن (ت)
کم کر ملامت اور عتاب ای ملامت کرنے والے۔ اور اگر ہو نچا مین نے
مراد کو تو یون کہدے کہ تو بیشک صواب ہے۔ اس شعر مین العتابن و اصابن کا

نون تنوین ترنم ہے جو معرفہ و فعل کے آخر ہین لاحق ہوا ہے ۔

کلمۂ تردید

کلا

[redacted] کلام کیلئے آتا ہی جیسے کوئی یون کہے (انَّ فلانًا یبغضک) (ت)
ضرور فلان شخص تجہہ سی بغض رکہتا ہے تو تو اوسکی جو ایمین یون کہے کلا (ت) ہرگز نہین
اور گاہی حقًا کے معنونمین آتا ہی جیسے (وما ہی الا ذکری للبشر کلا) (ت) وہ نہین ہے مگر
پند و نصیحت بشر کے لئے حق بات یہی ہے

سین ۔ وشین

گاہی کاف خطاب مونث کی آخر مین دو حالت وقف سین یا شین بہی لاحق کرتی ہین جیسے اکرمتکس یا اکرمتکش

تمت

بعون اللہ الرسالۃ النافعۃ والصلوٰۃ علے نبیہ والہ وصحبہ وسلم

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ہے	سے	۱۳	۱۰	یای	یا
۲	۵	کسی قاعدہ	کسی قاعدہ پر	۱۵	۲	تضع	نضع
۳	۵	ین	تنوین	″	۸	اللہ	للہ
۴	۴	لم یضر	لم یضرب	″	۱۱	تعبیرون	تعبرون
۶	۱۱	سے	ہے	۱۶	۱	″	″
۷	۱	باالله	باللہ	″	۶	کیاہی	کیا
۷	۱	گذر	گذا	″	۸	ارجا	اجار
۱۳	۸	کل تجری	کل یجری	″	۱۰	تفرقا	نفرقنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	اخطت	ادخلت	۴۵	۹	خیر	خبر
۳۶	۱۰	اینے	اپنے	۴۷	۳	جزو	خبر
۳۸	۷	جہان	جبان	״	۶	کاش	شاید
۴۰	۱	بابرا	مار	״	۱۰	سالنہ	ساکنہ
۴۱	۴	تحقیقیت	تحققت	۴۹	۸	حرف	صرف
״	״	ترخیت	ترجیت	۵۱	۲	غذاب	عذاب
״	۵	مفتوحہ	کہ مفتوحہ	۵۸	۴	تری	تراہ
۴۲	۱۰	تم	قسم	״	۱۰	تذہبت	تذہب
۴۳	۱	الہنم	انہم	״	۱۱	نو	تو

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۵	فاغنی	+	۷۹	۷	منتہ	شتہٗ
〃	۶	اح	اخ	〃	۱۱	تعداد ہی	تعداد ہے
۶۰	۲	نگرنی	تکرنی	۸۱	۱	جہیل	جہیل
۶۱	۱	یکان	کان	〃	۳	〃	〃
۶۳	۳	لیوفوا	ولیوفوا	〃	۴	〃	〃
〃	۵	اول مین	مضارع کے اول مین	〃	۷	〃	〃
۶۴	۳	جر	جزم	〃	۸	جہیل	〃
۶۵	۵	و	ہو	۸۵	۴	کیف تکلم	کیف تُکلّمَ
۷۱	۹	تسر	تسفد	〃	۱۰	لان	لئن

صفحہ	سطر	غلط	صفحہ	سطر	صحیح
۸۸	۱۰	اگر	۱۱۸	۱۱	نہین ہی محض
۸۸	۹	ان	۱۲۱	۱	اگسانے اکسانے
″	۱۰	جائس	″	۵	رجل اجل
۹۰	۵	یدخل	۱۲۲	۱	اصل یاجیر اجل یاجیر
۹۷	۵	معروف	″	۴	الم لقم الم یقم
۱۰۶	۹	پاپ	۱۲۴	۹	تفیر تفسیر
″	۱		۱۲۶	۱	جو قائم کرتے ہین نماز کو حروف کو زیادت حروف زیادت
۱۱۷	۳	دگا دے	۱۲۷	۷	دگمگا دے اس اسم
۱۱۸	۱۰	بالانفاق			بالاتفاق